رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ … ششماہی … بیرون ہند …

پرنٹر و پبلشر … احمدی

قیمت فی پرچہ …

تاریخ ہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ ماہ احسان ۱۳۱۹ھش مطابق ۲۱ جون ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۳

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۱۹ احسان / ۱۹ جون حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ صحت کامل نہیں ہوئی۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

(۳) ہفتہ زیر اشاعت میں اکثر بعد عصر آندھی آکر قدرے بارش ہو جاتی ہے۔ جس سے رات کو گرمی کی شدت کم ہو جاتی ہے۔

(۴) **ولادت**۔ مکرمی حکیم محمد فیروزالدین صاحب انسپکٹر بیت المال کو خدا تعالیٰ نے یکم جمادی الاول مطابق ۸ ماہ احسان ۱۳۱۹ھش یعنی ۸ جون ۱۹۴۰ء کو بروز ہفتہ تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے لطف احمد نام رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ عمر دراز کرے۔ احباب مولود مسعود کے خادم دین اور قرۃ العین صاحب عمر ہونے کی دعا کریں۔

(۵) **وفات**۔ برادرم احمد سعید صاحب موضع ہیلاں ضلع گجرات سے لکھتے ہیں۔ کہ ۱۳ جون ۱۹۴۰ء کو ان کا لڑکا نسیم احمد بعمر تین سال فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرما کر اس کا نعم البدل جلد بخشے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ مورخہ ۷ جون ۱۹۴۰ء

(۱) تحدیث بالنعمت (۲) تحریک جدید کے سالانہ جلسے (۳) فتنے کس طرح بڑھ سکتے ہیں

فرمودہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سب سے پہلے تو میں

تحدیث بالنعمت

کے طور پر اپنے گذشتہ خطبہ کے ایک فقرہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے بیان کیا تھا کہ گو شاہ بلجیم نے پیر اور منگل کی درمیانی رات کو ظاہر میں ہتھیار رکھے ہیں۔ مگر کیا تعجب ہے۔ کہ ۲۴ - اور ۲۵ تاریخ کی درمیانی رات کو جب مجھے یہ الہام ہوا۔ درحقیقت یہ فیصلہ اسی وقت کا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت جبکہ وہ

یہ سمجھوتہ

کر رہا ہو۔ مجھے بتا دیا ہو۔ کہ یہ واقعہ ہو رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں کل یا پرسوں کا تار ہے۔ کہ بلجین گورنمنٹ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ جب بادشاہ نے ہتھیار رکھے ہیں۔ اس سے دو روز قبل اس نے یہ سمجھوتہ کر لیا تھا۔ کیونکہ ۲۵ کو اس نے تار دیا تھا۔ کہ میرے بیٹے جو فرانس میں ہیں۔ انہیں سپین بھیج دیا جائے۔ اس کے معنے یہی ہیں۔ کہ ۲۴ - اور ۲۵ کی درمیانی رات کو اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا۔ اور یہی وہ رات ہے۔ جب مجھے یہ الہام ہوا۔ اس تار سے میرے خیال کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ ۲۵ کی صبح کو اس کا یہ تار دینا بتاتا ہے۔ کہ اس سے پہلی رات وہ ایسا فیصلہ کر چکا تھا۔ جو اسے فرانس کا مخالف بنا دینے والا تھا۔ اس لئے وہ نہ چاہتا تھا۔ کہ اس کے بچے فرانس میں رہیں۔ میرا یہ الہام رات کے قریباً ایک دو بجے کے درمیان کا ہے۔ اور یورپ کے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ وہاں نو بجے رات کا وقت تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اسی وقت یہ فیصلہ کیا تھا۔ اور اس کے ماتحت اس نے ۲۵ کو یہ تار دیا۔ کہ میرے بچے فرانس سے سپین بھیج دیئے جائیں۔ اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

تحریک جدید کے چندے اور دوسرے مطالبات

جو ہیں۔ ان کے متعلق میں ہر سال ایک جلسہ کرایا کرتا ہوں۔ جس میں یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ ایک تو ان سے پہلے جماعتیں اپنے تمام چندے یا ان کا اکثر حصہ ادا کر دیں۔ اور دوسرے ان جلسوں میں تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق تقریریں کی جاتی ہیں۔ تا جماعت میں جو لوگ نئے بجان ہوئے ہیں۔ وہ آگاہ ہو سکیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ باتیں کئی سال سے دہرائی جاتی ہیں۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ جو باتیں انسان پر بوجھ ہوتی ہیں۔ وہ متواتر یاد دلانے [illegible] ہی یاد رہ سکتی ہیں۔ ورنہ اگر کسی سال کے بعد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلایا جائے۔ تو بھول جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں نماز کا حکم بار بار دیا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے کلمات دن میں کئی بار دوہرانے کا حکم دیا ہے۔ جو ہمارے عقیدہ کا اعلان ہیں۔ اور ان کو دن میں کئی کئی بار دوہرایا جاتا ہے۔ تا دنیا کو پتہ لگتا رہے۔ اور علم ہوتا رہے۔ کہ اب بھی ہماری دینی حالت وہی ہے۔ جو صبح تھی۔

انسانی حالت

ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس زمانہ کے متعلق خصوصیت سے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ انسان رات کو مومن سوئے گا۔ اور صبح کو کافر اٹھے گا۔ اور رات کو کافر سوئے گا اور صبح مومن اٹھیگا۔ پس اس زمانہ میں جبکہ ایسے ایسے جلد تغیرات کی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی ہے۔

بار بار یاد دہانی کی ضرورت

واضح ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مصری صاحب پہلے تو ایسے اچھے تھے۔ اب انہیں کیا ہو گیا۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ جو شخص پوشیدہ چالیں چلتا ہو اس کے حالات کا علم تو ایک عرصہ کے بعد ہی ہوا کرتا ہے۔ دوسرے انہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ تو پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ اگر ایسے تغیرات نہ ہوں۔ تو پیشگوئی کیسے پوری ہو۔ یہ پیشگوئی بھی تو ہمارے ہی ذریعہ پوری ہونی تھی۔ اگر ہم میں ایسے لوگ نہ ہوتے۔ تو کیا یہ پیشگوئی عیسائیوں کے ذریعہ پوری ہوتی۔ یا یہودیوں کے ذریعہ پوری ہوتی۔ یا سکھوں اور ہندوؤں کے ذریعہ پوری ہوتی۔ یا زرتشتیوں اور بدھوں کے ذریعہ پوری ہوتی۔ یا یہ ان مسلمانوں کے ذریعہ پوری ہوتی۔ جو پہلے ہی ایک مامور کا انکار کر کے اپنے آپ کو اسلام کی صحیح تعریف سے خارج کر چکے ہیں۔ اس

پیشگوئی کا مفہوم

یہ ہے۔ کہ یہ زمانہ اس قدر منافقت کا ہوگا۔ اور شیطان کا ایسا غلبہ ہوگا۔ کہ انسان رات کو مومن سوئے گا۔ اور صبح کو کافر اٹھے گا۔ مگر اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا بھی ایسا جوش اس زمانہ کے لئے رکھا ہے۔ کہ رات کو ایک شخص کافر سوئے گا۔ اور صبح کو مومن اٹھیگا۔ گویا اگر ایک طرف سے اگر پانی نکلے گا۔ تو دوسری طرف سے ذخیرہ پورا بھی ہوتا رہے گا۔ اور جب خصوصیت سے اسی زمانہ کے متعلق یہ پیشگوئی ہے۔ تو اس امر کی کتنی ضرورت ہے۔ کہ ہم ہر وقت یہ اعلان کریں۔ کہ

ہم کون ہیں

تا کسی کو ہمارے متعلق شبہ نہ رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا تعالےٰ کے حکم سے دن میں پانچ بار اذان کا حکم دیا۔ یاد رہے کہ اذان الہامی ہے۔ بلکہ بعض صحابہ کو بھی رویا میں اس کے الفاظ سکھائے گئے تھے۔ اور اس کے ذریعہ مسلمان دن میں پانچ مرتبہ اپنے عقائد کا اعلان کرتے ہیں۔ مؤذن ہر مرتبہ دنیا کو بتاتا ہے۔ کہ اس رات سے اٹھنے کے بعد بھی میں مومن ہوں۔ اور اب بھی میرا عقیدہ یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنے کام کاج میں لگ جاتا ہے۔ اور قسم قسم کے ابتلا اس کے سامنے آتے ہیں۔ کئی لوگ اسے فریب دینا چاہتے ہیں۔ اور غیر مذاہب کے لوگ بھی آ آ کر طرح طرح کی باتیں اس سے کرتے ہیں۔ اور اسے اپنے عقائد سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب ظہر کا وقت ہوتا ہے۔ تو وہ پھر کھڑا ہو کر اعلان کرتا ہے۔ کہ بے شک میرے سامنے کئی لالچ آئے۔ لوگوں نے مجھے ورغلانا چاہا۔ مگر پھر بھی میرا عقیدہ وہی ہے۔ جو صبح تھا۔ پھر عصر کا وقت آتا ہے۔ جب وہ کام کاج سے تھک جاتا ہے۔ اور تکان سے چور ہو جاتا ہے۔ کاروبار کے گھاٹے اس کے سامنے آتے ہیں۔ کئی قسم کی مایوسیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اسی وقت مسلمان کھڑا ہو کر پھر وہی فقرے دوہراتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے۔ کہ گویا عصر کا وقت آ گیا۔ مگر میرے ایمان میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اور دنیا میں ایک تغیر ہوتا ہے۔ یعنی دن کے بعد رات شروع ہو جاتی ہے۔ مگر وہ پھر اعلان کرتا ہے۔ کہ گو رات آ گئی۔ اور دنیا میں اندھیرا ہو گیا۔ مگر اب بھی میرا وہی عقیدہ ہے۔ جو صبح تھا۔ میرے ایمان اور عقائد میں کوئی تغیر نہیں آیا۔ پھر عشاء ہوتی ہے۔ لوگ سونے لگتے ہیں۔ نئی نئی امیدیں باندھتے ہیں۔ کہ آج کاروبار میں گو گھاٹا ہوا۔ مگر صبح یوں کام کریں گے۔ اس کے ساتھ چور ڈاکو اور قاتل اپنے دلوں میں بُرے منصوبے سوچنے میں مشغول ہوتے ہیں۔ مگر اس وقت بھی مسلمان اعلان کرتا ہے۔ کہ اللہ اکبر اللہ اکبر میں اب بھی خدا تعالیٰ کو بڑا سمجھتا ہوں۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اللہ تعالیٰ کا رسول سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی چوری ڈاکہ یا قتل کی نیت کرتا ہے۔ تو میں اس سے بری ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سونے لگا ہوں۔ غرض یہ اعلان مسلمانوں سے

دن میں پانچ مرتبہ

کرایا گیا ہے۔ اسلیئے کہ انسان کی نیت بدلتے دیر نہیں لگتی۔ پس اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ مسلمان دن میں پانچ مرتبہ اعلان کرے۔ کہ میں اب بھی ویسا ہی ہوں جیسا صبح تھا۔ اسلام کوئی خفیہ مذہب نہیں۔ وہ علی الاعلان اپنے ماننے والے سے اس کے عقائد کا اعلان کراتا ہے۔ اور حکم دیتا ہے۔ کہ مسجدوں میں کھڑے ہو کر شور کرو۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں یہ اعلان ضروری تھا۔ تو آج جس کے متعلق یہ بتایا گیا۔ کہ اس زمانہ میں ایک شخص رات کو مومن سوئے گا۔ اور صبح کافر اٹھے گا۔ اور رات کو کافر سوئے گا۔ اور صبح مومن اٹھے گا۔ اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ کہ ہم دنیا کو بتائیں۔ کہ ہم کیا ہیں۔ ہمارے عقائد کیا ہیں۔ اسی لئے میں ہر سال تحریک جدید کے متعلق یہ جلسے کرایا کرتا ہوں۔ تا ہم دنیا کو بتا سکیں۔ کہ ہم آج بھی ان باتوں پر قائم ہیں۔ اور تا ہمارے اپنے نفس بھی ان باتوں کو یاد کر لیں۔ پھر جو

نئے بچے اس عرصہ میں جوان ہوئے

ہیں۔ وہ بھی ان باتوں کو ذہن نشین کر لیں۔ اس تحریک پر آج چھ سال گزر چکے ہیں۔ کئی بچے جو اس وقت دس سال کے تھے۔ اور اس وجہ سے ان باتوں کو نہ سمجھتے تھے۔ آج سولہ سال کے جوان ہیں۔ اور ان باتوں کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کئی بچے ذہین ہوتے ہیں۔ اور دس سال کی عمر میں بات سمجھ سکتے ہیں۔ وہ اس وقت چار سال کے تھے۔ اور نہ سمجھ سکتے تھے۔ مگر آج سمجھنے کے قابل ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ پھر بعض بچے غیر معمولی طور پر ذہین ہوتے ہیں۔ اور چھ سال کی عمر میں ہی بات سمجھ لیتے ہیں۔ جب یہ تحریک شروع ہوئی۔ وہ اس کے قریب میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ یا چند ماہ کے تھے۔ اب وہ چھ سال کے ہو گئے ہیں۔ وہ ان تقریروں کو سنیں گے۔ تو یہ باتیں ان کے ذہن نشین ہو جائینگی۔ پس میں اس سال کے ان جلسوں کے لئے

گیارہ اگست کی تاریخ

مقرر کرتا ہوں۔ (خطبہ میں میں نے ۲۸ جولائی کا اعلان کیا تھا۔ مگر دفتر تحریک کی سفارش پر کہ وقت تھوڑا ہے۔ بیرون ہند کے لوگ تیاری نہ کر سکیں گے۔ میں ۱۱ اگست کا اتوار اس دن کے لئے مقرر کرتا ہوں) اسی روز جلسے کر کے تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق تقریریں کی جائیں۔ اور ان کی ضرورتیں اور فوائد بیان کئے جائیں۔ جنگ نے ان ضرورتوں کو آج بالکل واضح کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب بالخصوص عہدہ داران ان جلسوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔ اور سلسلہ کے اخبارات بھی اسکی اہمیت کو متفرق پیرایوں میں جماعت کے سامنے پیش کرتے رہیں گے۔ میں یہ بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ اس جلسہ سے قبل جماعت کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے

علیحدہ علیحدہ جلسے

کر کے بار بار یہ باتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید ہفتہ وار رپورٹیں بھجواتے رہیں۔ کہ اس کے لئے انہوں نے کس طرح چھوٹے چھوٹے جلسے منظم کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ اس وقت تک چندے بھی پورے کے پورے ادا ہو جائیں۔ یا ان کا اکثر حصہ ادا ہو جائے۔ اور جماعت کا اکثر حصہ ادا کر چکا ہو۔ اعداد کے لحاظ سے چونکہ یہ چھٹا سال ہے۔ یہ استوان کا سال ہے۔ یہ سستی کے سال بھی ہوتے ہیں۔ اور چستی کے بھی۔ بعض لوگ تھک جاتے ہیں۔ اور ان کا قدم سست پڑنے لگتا ہے۔ مگر کئی سمجھتے ہیں۔ کہ اب کام ختم ہونے لگا ہے۔ تحریک اختتام کو پہنچنے والی ہے۔ اس لئے زیادہ جوش سے حصہ لینا چاہیئے۔

اس کے بعد میں دوستوں سے

بعض آدمیوں کے فتنہ کے متعلق

کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سندھ جانے سے پہلے میں نے ان کے متعلق ایک خطبہ بیان کیا تھا۔ اور آج پھر بعض باتیں ان کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔ بعض دوست ان کی تقریریں نوٹ کر کے مجھے بھیج دیتے ہیں۔ چند روز ہوئے۔ ان کی تقریروں کا خلاصہ مجھے پہنچا۔ جسے پڑھ کر مجھے بے حد حیرت ہوئی۔ ایک نے ان میں سے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ کتنا ظلم ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے ایک خطبہ میں

جہاد کا اعلان

کر دیا ہے۔ اگر نوٹ کرنے والے نے اس کا مفہوم صحیح سمجھا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے بارہا کہا ہے۔ ایک دفعہ پھر یہ حقیقت ثابت ہو گئی۔ کہ جو شخص سلسلہ کو چھوڑتا ہے۔ وہ جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے۔ بعض دفعہ کوئی شخص کوئی پوشیدہ بات کہتا ہے۔ اور اس کے متعلق کسی کو دھوکا لگ جاتا ہے۔ ایک دفعہ یہاں

حیدر آباد سے ایک طالب علم

آیا۔ جس نے مبلغین کلاس یہاں جاری کرا رکھی تھی۔ وہ اس میں پڑھنے لگا۔ وہاں بعض لوگوں سے اسکی لڑائی ہو گئی۔ اور اس کا قصور ثابت ہو گیا۔ اسے ڈر تھا۔ کہ اب مجھے سزا ملے گی۔ اس لئے وہ جھٹ یہاں سے چلا گیا۔ اور لاہور جا پہنچا۔ اور پیغامیوں نے جیسا کہ ان کا قاعدہ ہے۔ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اس نے ایک مضمون لکھا۔ کہ میں قادیان سے اسلیئے آ گیا ہوں۔ کہ پہلے تو وہاں مجھے عام اسلامی باتیں ہی بتائی جاتی تھیں۔ مگر جب دیکھا۔ کہ ایمان پکا ہو گیا ہے۔ اور خلیفہ نے یہ محسوس کر لیا۔ کہ اب یہ کہیں جا نہیں سکتا۔ تو ایک روز مجھے بیت الفکر میں جو مسجد کے پاس ایک کمرہ ہے۔ بلایا اور کہا۔ کہ اب تمہارے متعلق اطمینان ہو گیا ہے۔ اس لئے اب تم اس بات کے مستحق ہو۔ کہ تمہیں حقیقت بتا دی جائے۔ اصل میں ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب ہیں۔ اس کا بیان تھا۔ کہ یہ بات میں نے اسے بیت الفکر میں علیحدہ لے جا کر کہی تھی۔ اس سے ناواقف لوگوں کو دھوکا لگنے کا امکان تھا۔ لیکن جو لوگ ہمیں جانتے ہیں۔ دن رات ہماری تقریریں سنتے اور پڑھتے ہیں۔ وہ جانتے اور سمجھتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ باقی لوگوں کو سمجھانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ کیونکہ اس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ یہ بات اس سے بیت الفکر میں کہی گئی۔ یہ بھی خطرناک جھوٹ تھا۔ مگر یہ جھوٹ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ خطبہ تو ہزاروں آدمیوں کے سامنے دیا جاتا ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ اس شخص نے اپنی تقریر میں دلائل بھی دینے شروع کر دیئے۔ کہ میرا یہ حکم ناجائز ہے۔ اور کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو فرمایا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جہاد ناجائز ہے۔ اور خلیفہ نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ ہمارے قتل کے لئے ہو رہا ہے

عجیب بات

ہے۔ کہ جو شخص جماعت سے خارج ہوتا ہے۔ وہ اپنی پوزیشن ایسی سمجھ لیتا ہے۔ کہ گویا ساری جماعت چھوٹے سے لیکر بڑے تک اس سے کانپ رہی ہے۔ اور سب چاہتے ہیں۔ کہ اسے مٹا دیں۔ یہ بالکل ویسی ہی مثال ہے۔ جو میں نے اندھے اور سوجاکھے کی کئی دفعہ سنائی ہے۔

ایک اندھا اور ایک سوجاکھا

کھانا کھانے بیٹھے۔ اندھے نے خیال کیا۔ کہ سوجاکھا ضرور جلدی جلدی کھاتا ہوگا۔ میں تو دیکھ نہیں سکتا۔ اس لئے جسقدر جلدی چاہے۔ کھا رہا ہوگا۔ یہ سوچکر اس نے بھی جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے خیال کیا۔ کہ اس نے مجھے جلدی جلدی کھاتے کو دیکھ لیا ہے۔ اس لئے پہلے سے بھی زیادہ جلدی سے کھانے لگا ہوگا۔ اس لئے وہ اور بھی جلدی جلدی کھانے لگا۔ پھر اس نے خیال کیا۔ کہ اس طرح جلدی کھاتے بھی اس نے دیکھ لیا ہے۔ اس لئے اب اور کوئی تدبیر اس نے نکالی ہوگی۔ اور وہ غالباً یہ ہوگی۔ کہ یہ دونوں ہاتھوں سے کھانے لگ گیا ہوگا۔ اور یہ سوچکر اس نے دونوں ہاتھوں سے کھانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے خیال کیا۔ کہ اس بینا نے اب کوئی اور ترکیب سوچ لی ہوگی۔ جس کے ذریعہ سے کھانے میں سے مجھ سے زیادہ حصہ لے سکے۔ اور خیال کیا۔ کہ وہ ترکیب یہی ہو سکتی ہے۔ کہ ایک ہاتھ سے کھانا جاتا ہوگا۔ اور دوسرے ہاتھ سے کھانا جھولی میں ڈالتا جاتا ہوگا۔ چنانچہ اس نے بھی اسی طرح کرنا شروع کر دیا۔ مگر پھر بھی اس کے دل کا وسوسہ نہ گیا۔ مگر اور کوئی بات اس کے ذہن میں نہ آئی۔ جس کے ذریعہ سے وہ اس آنکھوں والے کے ساتھ نپٹ سکے۔ آخر گھبرا کر اس نے پلاؤ کا طبق اٹھا لیا۔ اور بولا کہ بس بھئی۔ اب میرا ہی حصہ رہ گیا ہے۔ لیکن اس سارے عرصہ میں آنکھوں والا اسکی حرکات کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ اور اس نے کھانا بالکل چھوڑ رکھا تھا۔ یہی حالت ان لوگوں کی

ہے۔ کوئی بات ہو۔ یہ سمجھتے ہیں۔ ہمیں قتل کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ کسی کو سائیکل پر جاتے دیکھا۔ تو کہا۔ یہ ہمیں مارنے کو آیا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں سوٹی دیکھی۔ تو کہہ دیا۔ یہ ہمارے مارنے کے لئے ہے۔ کوئی مسکرا رہا ہے۔ تو اسی کے یہ معنی ہیں۔ کہ یہ ہمیں مارنا چاہتا ہے۔ گویا رات دن جو بات بھی ہوتی ہے۔ وہ ان کو مارنے کے لئے ہوتی ہے۔ ابھی یہ جماعت سے نکالے نہیں گئے تھے۔ کہ میں نے

ایک خواب

دیکھا۔ پہلے تو میں سمجھتا تھا۔ کہ اس کا مطلب کچھ اور ہے مگر اب میں سمجھتا ہوں۔ شاید یہ ان کے اور ان کی قماش کے دوسرے لوگوں کے متعلق ہو۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک چارپائی ہے۔ جس پر میں بیٹھا ہوں۔ سامنے ایک بڑھیا عورت جو بہت ہی کریہہ المنظر ہے۔ کھڑی ہے۔ اس نے دو سانپ چھوڑے ہیں۔ جو مجھے ڈسنا چاہتے ہیں۔ وہ چارپائی کے نیچے ہیں۔ اور سامنے نہیں آتے۔ تا جب میں نیچے اتروں۔ تو پیچھے سے کود کر ڈس لیں۔ میرا احساس یہ ہے۔ کہ ان میں سے ایک چارپائی کے ایک سرے پر ہے۔ اور دوسرا دوسرے سرے پر تا میں جدھر سے جاؤں حملہ کر سکیں۔ میں کھڑا ہو گیا ہوں۔ اور جلدی جلدی کبھی پائنتی کی طرف جاتا ہوں۔ اور کبھی سرہانے کی طرف۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ جب میں پائنتی کی طرف جاؤں گا۔ تو سرہانے کی طرف کا سانپ اس طرف دوڑے گا۔ اور جب سرہانہ کی طرف آؤں گا۔ تو پائنتی والا اس طرف آئے گا۔ اور اس طرح میں ان کو جھانسہ دے کر نکل جاؤں گا۔ پانچ سات مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد میں نے محسوس کیا۔ کہ اب دونوں سانپ ایک ہی طرف ہیں۔ اور میں دوسری طرف سے کود پڑا۔ جب نیچے اترا تو میں نے دیکھا۔ کہ واقعی وہ دونوں دوسری طرف تھے۔ میں فوراً ان کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے مجھ پر حملہ کیا۔ اور میں نے اسے مار دیا۔ پھر دوسرے نے حملہ کیا۔ اور میں نے اسے مارا مگر میں سمجھتا ہوں۔ ابھی وہ کچھ زندہ سا ہی ہے۔ اسی جگہ کے پہلو میں ایک علیحدہ جگہ ہے۔ میں ہٹ کر اسکی طرف چلا گیا ہوں۔ وہاں ایک نہایت خوبصورت نوجوان ہے۔ جو میں سمجھتا ہوں۔ فرشتہ ہے۔ اور گویا میری مدد کے لئے آیا ہے۔ وہ عورت چاہتی ہے۔ کہ اس سانپ کو پکڑ کر مجھ پر پھینکے۔ مگر وہ نوجوان میرے آگے آ گیا۔ اور میری حفاظت کرنے لگا۔ عورت نے نشانہ تاک کر اس پر مارا اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی فوق العادت طاقت کا ہے۔ اس نے اسے سر سے پکڑ لیا۔ اور چاقو نکال کر اسکی گردن کاٹ دی۔ اس عورت نے پھر اسی کٹی ہوئی گردن کو اٹھایا۔ اور ہماری طرف پھینکنا چاہتی ہے۔ کبھی اسکی طرف

نشانہ باندھتی ہے۔ اور کبھی میری طرف۔ مگر اس فرشتہ نے مجھے پیچھے کر دیا۔ اور خود آگے ہو گیا۔ اور اسے پھینکنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ آخر ایک دفعہ اس عورت نے پھینکا۔ مگر فرشتہ آگے سے ایک طرف ہو گیا۔ سامنے کچی دیوار تھی۔ وہ اس دیوار میں لگا۔ اور اس میں سوراخ ہو گیا۔ اور وہ اس سوراخ کے اندر ہی گھس گیا۔ میری پیٹھ اس طرف ہے۔ وہ فرشتہ ایک کمرہ کی طرف جو پہلو میں ہے۔ اشارہ کر کے مجھ سے کہتا ہے۔ کہ تم ادھر ہو جاؤ۔ اس سوراخ میں سے یہ سانپ پھر نکلیں گے۔ (گویا ان کی موت مجازی تھی۔ اور جسمانی موت نہ تھی۔ اور ابھی وہ حقیقتاً زندہ تھے) میں نے دیکھا۔ کہ کبھی وہ اس سوراخ میں سے سر نکالتا ہے۔ اور کبھی زبان ہلاتا ہے۔ کبھی ادھر کبھی ادھر رُخ کرتا ہے۔ گویا چاہتا ہے۔ ہم ذرا غافل ہوں۔ تو حملہ کر دے۔ جونہی وہ سر نکالتا ہے۔ فرشتہ اس کو ڈراتا ہے۔ اور وہ جھٹ اندر چلا جاتا ہے۔ اتنے میں یکدم یوں معلوم ہوا۔ کہ ایک کی بجائے دو سانپ ہیں۔ اور گویا دوسرا سانپ جسے میں نے مردہ سمجھا تھا۔ وہ بھی درحقیقت زندہ تھا۔ چنانچہ پہلے تو ایک ہی سوراخ تھا۔ مگر یکدم ایک اور نمودار ہو گیا۔ اور دونوں سانپ ان سوراخوں میں سے کودے۔ اور زمین پر گرتے ہی آدمی بن گئے! جو بڑے قوی الجثہ ہیں۔ اس پر فرشتہ نے کسی عجیب سی زبان میں کوئی بات کی۔ جسے میں نہیں سمجھ سکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اس نے کسی زبان میں جسے میں نہیں جانتا۔ دعائیہ الفاظ کہے ہیں۔ اور وہ الفاظ "ہاکی یاکی" کے الفاظ سے مشابہ ہیں۔ مگر چونکہ وہ غیر زبان ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہی الفاظ ہیں۔ یا ان سے ملتے جلتے کوئی اور الفاظ۔ اس کے دعائیہ الفاظ کا اسی کی زبان سے جاری ہونا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ دونوں حملہ آور قید ہو گئے! اور ان میں سے جو میرے قریب تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس کے دونوں ہاتھ اوپر اٹھے۔ اور ان میں ہتھکڑیاں پڑ گئیں۔ مگر اس طرح کہ ایک کلائی دوسری کے اوپر ہے۔ اور دایاں ہاتھ بائیں طرف کر دیا گیا ہے۔ اور بایاں دائیں طرف کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک کمان دونوں ہاتھوں پر رکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے ایک سرے سے ایک ہاتھ کی انگلیاں اور دوسرے سرے سے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں باندھ دی گئی ہیں۔ دوسرے آدمی کو کس طرح قید کیا گیا ہے۔ میں اچھی طرح نہیں دیکھ سکا۔ پھر فرشتہ نے مجھے اشارہ کیا۔ کہ باہر آ جاؤ۔ یہ خواب جب میں نے دیکھا۔ یہ لوگ ابھی پوشیدہ تھے۔ اور اندر ہی اندر

اتحاد عالمین کے نام سے اپنی گدی بنانے کی سکیمیں

بنا رہے تھے۔ ان کے اندر خود پسندی اور خود ستائی تھی۔ اور اپنی ولایت بگھارتے پھرتے تھے۔ لوگوں سے کہتے تھے۔ ہم سے دعائیں کراؤ۔ حالانکہ خلافت کی موجودگی میں اس قسم کی گدیوں والی ولایت کے کوئی معنے ہی نہیں۔ جیسے گوریلا وار کبھی

جنگ کے زمانہ میں

نہیں ہوا کرتی۔ چھاپے اسی وقت مارے جاتے ہیں۔ جب باقاعدہ جنگ کا زمانہ نہ ہو۔ خلفاء کے زمانہ میں اس قسم کے ولی نہیں ہوتے۔ نہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کوئی ایسا ولی ہوا۔ نہ حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ یا حضرت علیؓ کے زمانہ میں۔ ہاں جب خلافت نہ رہی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ولی کھڑے کئے۔ کہ جو لوگ ان کے جھنڈے تلے جمع ہو سکیں۔ انہیں کر لیں۔ تا قوم بالکل ہی تتر بتر نہ ہو جائے۔ لیکن جب خلافت قائم ہو۔ اس وقت اسکی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے جب منظم فوج موجود ہو۔ تو گوریلا جنگ نہیں کی جاتی۔ پس خلافت کی موجودگی میں ایسی

ولایت کا وسوسہ

دراصل کبر اور بڑائی ہے۔ اس خواب میں جو سانپ میں نے دیکھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ان میں سے ایک سے مراد اندرونی فتنہ ہے۔ اور ایک سے بیرونی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دونوں قسم کے فتنے اس وقت مل کر حملہ کر رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ دونوں کو دور کر دیگا۔ اور فرشتوں کے ذریعہ ان کے ہاتھ بند کر دیگا۔ انسانی ہتھکڑیاں کوئی چیز نہیں۔ اصل وہی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لگائی جائیں۔ حکومتیں کسی کو نظر بند کرتی ہیں۔ تو اس کے ساتھی موجود رہتے ہیں۔ جو اسکی آواز کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کسی کو ہتھکڑی لگائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اس تحریک کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ایسے فتنے دراصل

جماعت کی بیداری کے لئے

ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ جماعت میں ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو احمدیت میں داخلہ کے بعد روحانی ترقی کی طرف بہت کم توجہ کرتا ہے۔ وہ اسی طرح دنیا کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ جس طرح احمدیت میں داخلہ سے پہلے تھے۔ اسلام دنیا کے کاموں سے روکتا نہیں۔ بلکہ اجازت دیتا ہے۔ انبیاء بھی یہ کام کرتے رہے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے کام ثابت ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کام ثابت ہیں۔ وہ زراعت بھی کرتے تھے۔ اولیاء اور صحابہؓ کا کام کرنا بھی ثابت ہے۔

اسلام جس چیز سے منع کرتا ہے

وہ یہ ہے۔ کہ انسان اسی کام کا ہو جائے۔ بعض لوگ قادیان میں ہجرت کر کے آتے ہیں۔ مگر یہاں آ کر دنیا کے کاموں میں ہی لگ جاتے ہیں۔ اور دین کا کام بالکل نہیں کرتے۔ میں نے خطبہ پڑھا۔ کہ ہر احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کے لئے وقت دے۔ مجھے رپورٹ پہنچی ہے۔ کہ

بعض دُکانداروں نے کہا

ہے۔ کہ ہم تبلیغ کے لئے چلے جائیں۔ تو پندرہ روز میں تو ہماری دُکان ہی بند ہو جائے گی۔ یہ بات کہتے وقت وہ اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ کہ ان کی دکان تو چلی ہی احمدیت کے طفیل ہے۔ اگر وہ سال میں ۳۵۰ دن احمدیت کے طفیل روٹی کھاتے ہیں۔ تو اگر پندرہ دن اس کے لئے بھی قربان کر دیں۔ تو کونسی بڑی بات ہے۔

حضرت لقمان کا ایک واقعہ

مجھے یاد آ گیا۔ آپ ابھی بچے تھے۔ کہ قید ہو گئے۔ ڈاکو اٹھا کر کہیں لے گئے۔ اور کسی امیر کے پاس بیچ دیا۔ کہتے ہیں۔ ان کے آقا نے ان کو نوکروں کے ساتھ باغ میں انگور توڑنے کے لئے بھیجا۔ وہ توڑ کر لائے۔ تو بہت کم تھے۔ آقا نے وجہ دریافت کی۔ کہ اس قدر کم انگور کیوں اترے ہیں۔ وہ سب بڑی عمر کے لوگ تھے۔ اور حضرت لقمان کی عمر صرف اس وقت آٹھ دس سال کی تھی۔ انہوں نے کہا۔ آپ نے اس لڑکے کو ساتھ بھیج دیا تھا۔ یہ بڑا بدمعاش ہے۔ ہم جو انگور توڑتے۔ یہ کھا جاتا تھا۔ حضرت لقمان گو بچے تھے۔ مگر تھے ذہین۔ آپ نے کہا۔ کہ سب کو قے کرائی جائے۔ تا معلوم ہو سکے کہ کس نے کھائے ہیں۔ آقا نے ایسا ہی کیا۔ تو ان سب کے معدوں سے انگور نکلے۔ مگر حضرت لقمان کا معدہ بالکل خالی تھا۔ اس وجہ سے آپ اپنے آقا کو بہت پیارے لگنے لگے۔ اور وہ اپنے بیٹوں کی طرح آپ سے محبت کرنے لگا۔ ایک دفعہ اس کے کسی گماشتے نے کہیں دور دراز سے اسے بے موسم کا خربوزہ بھیجا۔ سردے کا قاعدہ ہے۔ کہ اگر وہ خراب ہو جائے۔ تو شدید کڑوا ہوتا ہے۔ آقا نے اس سردے سے ایک کاش کاٹی۔ اور حضرت لقمان کو محبت سے دی۔ آپ نے اسے بڑے مزے سے کھایا۔ آقا نے سمجھا۔ بہت لذیذ ہے۔ اور ایک اور دی آپ نے وہ بھی بڑے مزے سے لے کر کھائی۔ اور اس نے ایک اور دی۔ وہ بھی آپ نے اسی طرح کھائی۔ اس پر آقا نے خیال کیا۔ کہ ایسی اچھی چیز ہے۔ خود بھی کھاؤں۔ اس نے اسے چکھا۔ تو وہ سخت کڑوی تھی۔ اس نے آپ سے کہا۔ کہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں ہے۔ کہ یہ اس قدر کڑوی چیز ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس سے زیادہ بے حیائی اور کیا ہو سکتی تھی۔ کہ جس ہاتھ سے میں نے اتنی میٹھی کاشیں کھائی ہیں۔ اس سے اگر دو تین کڑوی کھانی پڑیں۔ تو چلا اٹھتا۔

پس اگر غیرت اسلامی نہ ہو۔ دین کی محبت نہ ہو۔ تب بھی

شریف آدمی کی حیثیت سے

قادیان کے تاجروں کا یہ فرض تھا۔ کہ جس کی طفیل وہ سال کے ۳۵۰ دن کماتے ہیں۔ اسکی خاطر پندرہ روز کی قربانی کا مطالبہ ہو۔ تو لیس و پیش نہ کریں۔ قادیان کا کوئی ایک بھی تاجر ایسا نہیں۔ جو گھر سے کھانا پینا آیا ہو۔ سب کے سب ایسے ہیں۔ جنہوں نے یہیں آ کر کمائیاں کی ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں۔ کہ جب یہاں آئے۔ تو ان کی حیثیت پانچ سات روپیہ کی بھی نہ تھی۔ بے شک بعض ہزار دو ہزار کی حیثیت کے تھے۔ مگر اب ان کی حیثیت اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور اگر ان کے اندر غیرت دینی نہ بھی ہو۔ اور احمدیت و اسلام کی محبت بالکل نہ ہو۔ تو بھی حضرت لقمان کی بات کے پیش نظر ان کو چاہیئے تھا۔ کہ جس کے طفیل ۳۵۰ دن روٹی کھاتے ہیں۔ اس کے لئے پندرہ دن قربانی کرنے سے دریغ نہ کریں۔ یہ تو ایک ایسی بات ہے۔ جس کی ایک ہندو اور عیسائی سے بھی امید کی جاتی ہے۔

انگلستان اس وقت لڑائی میں

شامل ہے۔ وہاں کسی کی نہ تجارت باقی ہے۔ نہ جائیداد۔ سب پر حکومت کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور پھر ان لوگوں کی قربانیوں کے واقعات چھپتے ہیں تو پڑھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک بوڑھا آدمی نیوی سے ریٹائر ہو چکا تھا۔ حکومت کی طرف سے جب اعلان کیا گیا۔ کہ ڈنکرک سے فوجوں کو نکالنے کے لئے ہر قسم کے جہازوں اور ملاحوں کی ضرورت ہے۔ تو چھ گھنٹے کے اندر اندر ہزاروں لوگ اپنی اپنی کشتیاں لے کر حاضر ہو گئے۔ کہ ہمیں بھیج دیا جائے۔ اور ان میں سے ایک کشتی کا مالک وہ بڈھا تھا۔ ان سب کو بھیج دیا گیا۔ اور وہ دن رات کام کرتے رہے۔ اور یہ بوڑھا بھی بار بار سپاہیوں کو اپنی کشتی میں بٹھا کر لایا۔ اور دن رات ایسی سخت محنت کی۔ کہ اس کے پاؤں پر فالج گرا۔ مگر پھر بھی اس نے اپنا کمپاس نہ چھوڑا۔ اور اس فالج کی حالت میں بھی آخری پھیرا لایا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو محض دنیا کے لئے کام کرتے ہیں۔ روحانیت سے ان کو واسطہ نہیں۔ مگر ہم میں سے بعض

احمدیت کے لئے معمولی سی قربانی

میں بھی تامل کرتے ہیں۔ حالانکہ احمدیت کے طفیل دنیوی لحاظ سے بھی ان کو کافی فائدہ پہنچا ہوا ہے۔ ہم میں سے کون ہے۔ جسے احمدیت سے روحانی۔ جسمانی اور مالی فوائد حاصل نہ ہوئے ہوں۔ ہمیں خود فائدہ پہنچا ہے۔ ہم زمیندار ہیں۔ مگر ہماری زمینوں کی قیمت پہلے اتنی نہ تھی۔ جتنی اب ہے۔ ہم کہتے تو ہیں۔ کہ ہم

سلسلہ کے اموال

میں سے کچھ نہیں لیتے۔ مگر اس طرح دیکھا جائے۔ تو بہر حال ہمیں سلسلہ کے طفیل فائدہ پہنچا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ نواب محمد علی خاں صاحب سے فرمایا۔ کہ یہاں کے چوہڑوں کی طرف سے بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ والد صاحب کے زمانہ میں ان کو صرف آٹھ آنہ ماہوار اور روٹی ملتی تھی۔ اور وہ سارا سارا دن کام کرتے تھے۔ مگر اب دو روپے اور روٹی ملتی ہے۔ مگر وہ کام نہیں کرتے۔ لیکن

احمدیت کی وجہ سے آج

یہ حالت پہنچ گئی ہے۔ کہ اب بارہ چودہ روپیہ اور روٹی دینی پڑتی ہے۔ یہ کتنا بڑا فرق ہے۔ یہی حال دھوبیوں کا ہے۔ ان کو سوائے اس کے کہ فصل کے موقعہ پر مالکوں کی طرف سے غلہ وغیرہ دے دیا جاتا تھا۔ یا سوائے اس کے کہ کسی کی کوئی خدمت وغیرہ کر کے کچھ حاصل کریں۔ کوئی آمد نہ تھی۔ مگر اب وہ یہاں ۲۵ - ۳۰ بلکہ چالیس چالیس روپیہ ماہوار کماتے ہیں۔ یہی حال ترکھانوں اور لوہاروں وغیرہ کا ہے۔ پہلے یہاں ان کی مزدوری چھ سات آنہ روزانہ تھی۔ مگر اب ڈیڑھ دو روپیہ ہے۔ تو خواہ قادیان کے رہنے والے ہوں۔ یا باہر سے آنے والے۔ تاجر ہوں یا مزدور یا کوئی اور کام کرنے والے

سب پر احمدیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل

نازل ہوئے ہیں۔ پھر جو لوگ پنشنیں لے کر یہاں آ جاتے ہیں۔ ان کو بھی دنیوی لحاظ سے اور دینی لحاظ سے بھی کافی فائدے پہنچتے ہیں۔ یہاں تعلیم کا جیسا انتظام ہے۔ باہر ویسا ان کے لئے نہیں ہو سکتا۔ پھر یہاں ان کے بیوی بچے بے فکری سے رہتے ہیں۔ کئی لوگ بیوی بچوں کو یہاں چھوڑ کر خود باہر چلے جاتے ہیں۔ بلکہ ہندوستان سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اور ان کے بعد ان کے بیوی بچے بڑے آرام اور چین سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ سو میں سے کسی ایک کو کوئی تکلیف بھی پہنچی ہو گی۔ مگر عام طور پر بہت آرام پہنچتا ہے۔ لاہور میں ایک سکھ پروفیسر نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے۔ کہ جب ملک میں عام خطرہ ہو۔ تو احمدیوں میں جائے پناہ مل سکتی ہے۔ پس ان فضلوں کے باوجود جو احمدیت کی وجہ سے دینی دنیوی روحانی اور علمی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر کئے ہیں۔ مگر کئی ہیں۔ جو ان فضلوں کے مقابلہ میں احمدیت کے لئے بہت ہی کم جدوجہد کرتے ہیں۔ اور ان کے اندر بیداری پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے فتنے پیدا کرتا رہتا ہے۔ جب کوئی فتنہ اٹھتا ہے۔ تو ایسے کمزور لوگوں میں بھی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ ان مخالفوں کا خوب مقابلہ کرنا چاہیئے۔ خوب تقریریں ہوں۔ اور رسالے لکھے جائیں۔ حالانکہ اگر وہ پہلے ہی تقریروں اور رسالوں کا انتظام کرتے۔ تو وہ فتنہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور اب بھی اگر وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ اور اپنے اندر بیداری پیدا کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ فتنوں کے سلسلہ کو روک سکتا ہے۔ یہ فتنے تو محض جگانے کے لئے ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص نیند سے بیدار نہ ہو۔ تو ہم اسے ہلاتے ہیں۔ پھر بھی ہوش میں نہ آئے۔ تو پانی کا چھینٹا دیتے ہیں۔ اور پھر بھی نہ جاگے۔ تو چارپائی الٹا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح کرتا ہے۔

پس جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے اندر بیداری پیدا کرے۔ تبلیغ میں لگ جائے۔ نمازوں کی پابند ہو۔ اور ہر لحاظ سے اپنی اصلاح کرے۔ پھر یہ لوگ آپ ہی آپ خاموش ہو جائیں گے۔ ان کی نہ تو علم کے لحاظ سے کوئی حیثیت ہے۔ اور نہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کو کوئی تائید یا نصرت حاصل ہے۔ وہ جانتے بھی نہیں۔ کہ تقویٰ کیا ہے۔ ان کو صرف بڑائی کا خیال ہے۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کی باتوں کی طرف کوئی دھیان ہی نہ دے۔ وہ آپ ہی آپ جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں گے۔ اپنی اصلاح میں لگ جائے۔ دین سیکھنے اور سکھانے کی طرف متوجہ ہو۔ زبان کو پاک رکھا جائے۔ گالی گلوچ نہ کی جائے۔ نمازوں کی پابندی کی جائے۔ کیونکہ ان باتوں کے بغیر خدا تعالیٰ کا فضل حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر جماعت اپنی اصلاح کرے۔ اور تبلیغ میں لگ جائے۔ تو ان لوگوں کے فتنے خود بخود مٹ جائیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور جھوٹ بولنے والا کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ضروری اعلان

زمیندارہ جماعتوں کی توجہ کے لئے

گذشتہ ماہ میں زمیندارہ جماعتوں کی خدمت میں ایک مطبوعہ تحریک بھجوائی گئی تھی۔ جس میں توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ چندہ کی وصولی کا ایسا انتظام کیا جاوے۔ کہ کھلیانوں پر ہی ہر ایک قسم کا چندہ وصول کر لیا جاوے۔ خواہ چندہ عام وغیرہ ہو۔ یا چندہ جلسہ سالانہ۔ اور اس کام کے لئے اگر مخلصین کی تعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہو۔ تو بڑھا لی جاوے۔

اب اسی سلسلہ میں مزید توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جس قدر غلہ چندہ میں فراہم ہو۔ اسے جلد فروخت کر کے رقم مرکز میں بھجوا دی جاوے۔ نرخ کی گرانی کا ہرگز خیال نہ کیا جاوے۔ اور چندہ کا غلہ کسی کے پاس ادھار فروخت نہ کیا جاوے اور کوشش ایسی ہو۔ کہ سب سے چندہ باقاعدہ اور باشرح وصول ہو جائے۔ اور وصول شدہ چندہ کی رقم احتیاط سے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دی جاوے۔

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نظر ادھر بھی

خدا اُس قوم کی حالت بدلتا ہی نہیں حضرت!
کرے جب تک نہ کوشش قوم خود حالت بدلنے کی

خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ وہ زندہ قوموں میں ایسی روح پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے وہ بام ترقی پر پہنچ کر سورج کی طرح چمکنے لگتی ہیں۔ مگر اس وقت جبکہ وہ قوم خود میدان ترقی میں قدم رکھنے کے لئے آگے قدم بڑھائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم

اسی اصل کے ماتحت آج احمدی قوم کو خدا نے چن کر رہنمائے عالم بنانے کے لئے ایک نبی اللہ کے ہاتھ پر جمع کر کے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کا حقیقی مصداق ٹھہرا دیا۔ اور خود ہی ایک اولوالعزم فضل عمر حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کو اس کا قائد اعظم مقرر کر کے سب کی باگ اس کے ہاتھ میں دیدی خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس قائد اعظم کے جھنڈے تلے آگیا۔ اور بدبخت ہے وہ شخص جو اس کی قیادت سے منہ پھیر کر نفس دنی کا تابع ہو گیا۔ ربنا لا تجعلنا منہم واجعلنا من المصدقین۔ آمین۔

اس قائد اعظم کو خدا نے وہ سب ترقی کے سامان عطا فرمائے۔ جن سے کام لے کر وہ احمدی قوم کو چار چاند لگا دے۔ اور اسکو وہ علوم پڑھائے۔ اور وہ قوتیں بخشیں۔ جو الٰہی منشاء کو پورا کر کے خدا کی رضا کو حاصل کرنے والی تھیں۔ جس کا ثانی آج دنیا میں کوئی نہیں۔ دشمن سے دشمن اور دوست سے دوست نے اس کی ذہانت۔ لیاقت۔ قوت قدسی اور تنظیم کا لوہا مان لیا۔ اور مخالفوں نے اپنی تمام کوششوں کو جو اس کے برخلاف فرداً فرداً اور اجتماعی صورتوں میں وہ کرتے رہے۔ اور کر رہے ہیں۔ ملیامیٹ ہوتے ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا کا مصداق بنتے دیکھ لیا۔

خدا کے مقرر کردہ قائد اعظم کا قدم ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھا۔ اور اس کے منکرین و معاندین مخالفین و مکذبین جتنے تھے۔ کچھ تھک کر رہ گئے۔ کچھ نامراد ہو کر بہ گئے۔ کچھ خدا کے ان فضلوں کو جو اس قائد اعظم کے شامل حال ہیں۔ دیکھ کف افسوس ملتے ہوئے یہ کہکر ٹھنڈے ہو گئے۔ کہ

"میاں صاحب (سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ) اگر حضرت مسیح موعود کے بیٹے نہ ہوتے (تو اولوالعزم فضل عمر بشیر الدین محمود احمد بن کر کون سے

پسر ششی یادگار سے بینم

والی پیشگوئی کو پورا کرنا۔ ناقل) اور قادیان مرکز نہ ہوتا (تو لاہور کا پیغامی گڑھا مدینۃ المسیح بن کر دنیا کو گمراہ نہ کر دیتا۔ ناقل) اور کوئی مبہم پیشگوئی جس سے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالا جا سکے۔ نہ ہوتی۔ (تو اس مفصل محکم اور واضح پیشگوئی کو مبہم بنا کر کس طرح پیغامیوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے کی سعی ناکام کیجاتی۔ ناقل) اور انصار اللہ پارٹی ان کی پشت پناہ نہ ہوتی (تو اس پارٹی کے ساتھ وہ نصرت الٰہی نہ ہوتی۔ جس سے تمام اصحاب الفیل عاجز آگئے۔ اور ایک دو جوان میں سے نکل کر معصیت کے گڑھے میں جا گرے تھے وہ بھی پھر انصار اللہ کے ساتھ نہ مل جاتے۔ ناقل) تو پھر ہم (اہل پیغام) دیکھ لیتے۔ کہ میاں صاحب اپنے عقائد باطلہ (وہی عقائد جو پیغام پارٹی کے ۱۹۰۸ء تک تھے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ تھے ناقل) کے ساتھ کس طرح کامیاب ہو جاتے" (اسی طرح کامیاب ہو گئے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان عقائد کے ساتھ اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے تھے ناقل) (پیغام ڈاکٹر بشارت احمد)

پس وہ خدا جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ ہے۔ وہ خدا جس کا تصرف ہر قلب پر ہے۔ وہ خدا جس کی یفعل ما یرید صفت ہے۔ اس احکم الحاکمین اس قادر توانا ہستی نے اپنے برگزیدہ مقرر کردہ خلیفۃ المسیح الثانی کو سب مخالفوں پر غالب کر دیا۔ اور جملہ معاندین کو خواہ وہ اندرونی تھے یا بیرونی نیچے گرا دیا۔ اور بتا دیا کہ اس طرح ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

وہ اصحاب الفیل جو خدا کی قائم کردہ جماعت کے واحد مالک اور حکمران بننے کی تمنائیں کرتے تھے۔ اور اس منصوبے کے لئے ہر ایک احمدی کے پاؤں پڑتے تھے۔ اور رات دن زبانی و تحریری خلافت کے غم میں مرتے تھے۔ اپنے تمام ارادوں میں ناکام اور نامراد ہو گئے۔ اور شیعوں کی طرح اب ہر سال ماتمی مجالس کرتے۔ اور خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کو کوستے ہوئے خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کہ ؎

کہ جس کام کو کہے کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

خدا نے خلافت کو قائم کیا۔ اور ایسے زور سے کیا۔ کہ منکرین کی کمریں ٹوٹ گئیں۔ معاندین کی آنکھیں پھوٹ گئیں۔ مخالفین کی نبضیں چھوٹ گئیں۔ اور وہ تلملا کر رہ گئے اور اس منصرف القلوب خدا نے کثیر حصہ جماعت کو یہ توفیق بخشی۔ کہ وہ خلافت کے جھنڈے کے نیچے آگیا۔ اور خدا نے اس کو سمجھا دیا۔ کہ ؎

یار غالب شو کہ تا غالب شوی

غالب کے ساتھ ہو جاؤ۔ فللّٰہ الحمد۔

اے جماعت احمدیہ

مبارک ہو تجھکو کہ خدا نے تجھے پیغامی گڑھے میں گرنے سے بچا کر دار الامان میں پہنچا دیا۔ اور تُو نے خوب دیکھ لیا۔ کہ در حقیقت خدا نے جس کا نام محمود بتایا تھا۔ وہ محمود ہی ثابت ہوا۔ اس نے وہ کام کر دکھایا۔ جو مصلح موعود کا تھا۔ اور اپنے کاموں سے محمود اور مصلح موعود ہونا منوا لیا۔ ؎

لوگ سو بک بک کریں پر اس کے مقصد اور ہیں
اس کی باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں رازدار

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب میں اصل بات عرض کرتا ہوں۔ ؎

یہ جو کچھ سن چکے ہو اب تلک تمہید مطلب تھی
ابھی ہے نشر میں کہنے کو اصل مدعا باقی

وہ مدعا یہ ہے۔ کہ آج خدا کے فضل سے صرف اور صرف جماعت مبایعین ہی جو زیر قیادت حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہے۔ اسلام کی واحد ٹھیکہ دار اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو پہنچانے کی ذمہ وار ہے۔

ہاں! اسی جماعت کا ذاتی اور قومی اور ملّی فرض ہے۔ جو کہ اٰخرین منہم لما یلحقوا بہم کی حقیقی اور اصلی معنوں میں مورد و مصداق ہے۔ کہ تن من دھن سے اشاعت اسلام کرے۔ اور ہر فتنہ کو جو اسلام اور احمدیت کے خلاف ہو۔ پوری طاقت سے مقابلہ کر کے مٹا ڈالے۔ آج کل آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ پیغامی فتنہ نے پھر سر اٹھایا ہے۔ اور اس دفعہ وہ اپنی ناکامی سے کھسیانہ ہو کر کھمبہ نوچنے کے درپے ہو رہا ہے۔ امیر پیغام اور وزیر پیغام اور ان کے دیگر حاشیہ نشین سب ہی از خود رفتگی سے اہل حق اور خلافت حقہ پر زہر اگل رہے ہیں۔ چنانچہ اس فتنہ کی سرکوبی کا جو طریق اور راستہ خدا کے مقرر کردہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے فرمایا ہے۔ وہ گذشتہ طرز سے جدا ہے۔ اب اہل پیغام کو ترکی بہ ترکی جواب دینے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ اسی طریق سے ہم بفضل خدا ان پر پورا غلبہ حاصل کر چکے۔ اور انہیں پچھاڑ چکے ہیں۔ اب نرمی محبت سے ان میں کی ایسی سعید روحوں کو جن میں شرافت۔ نجابت اور قبول صداقت کا مادہ موجود ہے۔ مگر وہ غلطی خوردہ اور اصل حقیقت سے ناواقف ہیں تبلیغ کی جائے گی۔

اور اس فتنہ کی سرکوبی کا ذریعہ اخبارات سلسلہ کے سوا جن میں پر زور دلائل و بینات ہوں۔ دوسرا طریق تقسیم لٹریچر ہے۔ "اخبار پیغام" اور "ینگ اسلام" پیغامیوں کے ہر دو اخبار اپنی ~~پچیس~~ چھبیس ۲۶ سالہ کھوئی ہوئی طاقت سے از سر نو پھر سنبھالا لیکر نکلے ہیں۔ ان کے جواب میں سلسلہ حقہ کی طرف سے بھی حسب ضرورت اور مناسب حال صورت میں اخبارات مرکزی کا فرض ہے۔ کہ اہل پیغام کا کوئی قرضہ اپنے سر نہ چڑھنے دیں۔ ساتھ کا ساتھ ہی حساب صاف ہو کر کچھ زیادہ بوجھ پیغامیوں کے سر پہ پڑتا رہے۔ جس سے وہ تا قیامت عہدہ برآ نہ ہو سکیں۔

الحمد للہ کہ حسب ہدایات حضرت اولوالعزم ایدہ اللہ بنصرہٖ "الفضل" اور "فاروق" نے اس فرض کی ادائیگی کو اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اور "فاروق" جو کہ فاروق ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی عہد خلافت میں جاری ہوا ہے۔ وہ خدا کے فضل سے پہلے سے بڑھ چڑھ کر اس میدان میں حاضر ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق بخشے آمین

اب ضرورت صرف اتنی ہے۔ کہ "فاروق" کو آپ ہر ایک پیغامی تک پہنچا دیں۔ جہاں جہاں کوئی ہمارا بچھڑا ہوا بھائی غلطی میں مبتلا ہے۔ اس پر آپ پوری ہمدردی اور محبت سے صداقت ظاہر کریں۔ اور درد دل سے دعاؤں کو اپنا ذریعہ کامیابی بنائیں۔ اور صداقت کے دلائل ان کو سنائیں۔ سمجھائیں۔ تو ممکن نہیں۔ کہ سعید روحیں صداقت کے قبول کرنے اور خلافت حقہ راشدہ کے ماننے سے انکار کریں۔ پس یہ آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ فاروق ان تک پہنچائیں۔ اور ان کے لئے دلی توجہ سے دعا فرمائیں۔

افسوس کہ میں نے گذشتہ اشاعت فاروق میں صفحہ اول پر یہ اعلان کیا تھا۔ کہ آئندہ فاروق بجائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲ صفحہ کے ۸ صفحہ پر شائع ہوگا۔ کیونکہ بوجہ عالمگیر جنگ کے مصارف بڑھ گئے ہیں۔ کاغذ کی قیمت دو چند ہو گئی ہے۔ اور اشاعت فاروق اسکی متحمل نہیں۔ کہ اتنی قلیل خریداری پر فاروق ۱۲ صفحہ پر نکلتا رہے۔ اگر موجودہ خریداران صرف ایک ایک ہی نیا خریدار بنا دیتے۔ تو فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر انشاء اللہ اپنی بساط سے بڑھ کر خدمت سلسلہ انجام دیتا۔ میری اس تجویز پر سوائے چند دوستوں کے دوسرے اصحاب نے توجہ نہ فرمائی۔ تو میں نے مجبور ہو کر ۸ صفحہ کا اعلان کر دیا۔ لیکن خدا کا احسان ہے۔ کہ اس اعلان کو پڑھ کر فاروق کے ناظرین بے چین ہو گئے۔ اور ایسے خطوط مجھے پہنچنے لگے۔ جن سے میرا حوصلہ بلند ہو گیا۔ گو ابھی تک چند دوستوں نے ہی مجھے لکھا ہے۔ کہ فاروق کو بدستور ۱۲ صفحہ کا رکھا جائے۔ اور ہم اس کے لئے ایک نہیں کئی کئی خریدار پیدا کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ مگر مجھے امید ہو گئی ہے۔ کہ دیگر احباب بھی اس وقت جبکہ "پیغام جنگ" کی طرف سے سلسلہ حقہ اور خلافت راشدہ پر نہایت بیباکی اور سنگدلی سے بم برسائے جا رہے ہیں۔ "فاروق" کے صفحات کی کمی کو گوارا نہ کریں گے۔ اور معمولی سی کوشش کر کے خریدار جدید پیدا کر دیں گے۔ ایسے ہی

دوبارہ اعلان کرتا ہوں

کہ انشاء اللہ فاروق بدستور ۱۲ صفحہ پر ہی نکلا کریگا۔ اور اس میدان کارزار میں بیش از پیش خدمات انجام دے گا۔ اور اس وقت تک قدم خدا کے فضل سے پیچھے نہ ہٹائے گا۔ جب تک کہ فتح مبین حاصل نہ کر لے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

اب میں ناظرین فاروق کو پورے زور سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ صرف اتنی امداد کریں۔ کہ "فاروق" کے واسطے جس قدر خریدار وہ پیدا کر سکتے ہیں۔ پیدا کر دیں۔ اس کا چندہ صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ جو دنیا بھر کے تمام اخبارات سے بحیثیت موجودہ سستا ہے۔ اور اتنا قلیل چندہ دے کر کوئی مبائع عمداً اس جنگ میں امداد دینے سے دریغ نہ کرے گا۔ صرف ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ اڑھائی روپیہ بھی کم استطاعت احمدی دو دفعہ کر کے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

سنو! حضرت فاروق ثانی امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ اخبار فاروق کے متعلق یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

(۱) "فاروق نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے"۔

(۲) "فاروق" میں میرا خطبہ بھی شائع ہوتا ہے۔ جس کا پڑھنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے"۔

(۳) "فاروق میں مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں بھی چھپتی رہتی ہیں۔ جو بہت دلچسپ اور مفید اور اعلیٰ درجہ کی معلومات والی ہوتی ہیں"۔

(۴) "باوجود ان تمام خوبیوں کے اسکی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آ جانا غنیمت ہے"۔

(۵) "میر صاحب (خاکسار ایڈیٹر فاروق) موجودہ زمانہ میں اتنا سستا اخبار لوگوں کو دے کر ذاتی طور پر بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں"۔

(۶) "دوست اسکی خریداری کو بڑھائیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے۔ اور توقع یہ رکھی جائے۔ کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے"۔

(۷) "پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں۔ اڑھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے"۔

(۸) "اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اسکی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو۔ کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا"۔

(۹) "تحریک جدید کے کارکن اس اخبار کی خریداری کے لئے جماعتوں میں کوشش کریں"۔

(۱۰) "میں اور بھی تحریک کرتا رہوں گا"۔

(ارشادات حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ)

اب جبکہ آپ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی متعلق خریداری فاروق ملاحظہ فرما لیا۔ اور اہل پیغام کے جنگ کا بھی آپ کو علم ہو گیا۔ کہ وہ از سر نو بر سر پیکار ہوئے ہیں۔ تو فرمائیے۔ کہ فاروق کو ترقی دینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ کیا آپ اس پر خوش ہیں۔ کہ "فاروق" ۸ صفحہ کا ہی کر دیا جائے۔ یا آپ کی دلی خواہش ہے۔ کہ ۱۲ صفحہ کا ہی رہے۔ اس پر آپ غور فرما کر اپنے عمل سے ثبوت دیں۔ کہ دونوں صورتوں میں سے کونسی آپ پسند کرتے ہیں۔ اور جلد اسی صورت پر عمل کریں۔

ہاں جو صاحب حیثیت بزرگ۔ اور عالی مرتبت احباب فاروق کو اپنے لئے خریدنا ضروری نہ سمجھیں۔ وہ صرف ڈھائی روپیہ سالانہ فاروق کا چندہ اپنی خداداد دولت سے عطا فرما کر کسی سعید غیر مبائع کے نام فاروق جاری کرا دیں۔ تاکہ اس ثواب کو بطور صدقہ جاریہ کے وہ چند پیسوں میں گھر بیٹھے حاصل کرتے رہیں۔

جس غیر مبائع دوست کے نام اخبار جاری کرانا چاہیں اس کا پتہ مفصل لکھ کر بھیجدیں۔ اس کے نام آپ کی طرف سے فاروق جاری کر دیا جائے گا۔

آخر میں خدا سے بھی نہایت عاجزانہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے خدا صداقت کا بول بالا اور باطل کا منہ کالا کر دے۔ اور اپنے الہام سے القاء سے احباب سلسلہ کے دلوں میں موجودہ ضرورت کا احساس پیدا کر کے انہیں سابق بالخیرات ہونے کا موقع بخش۔ اور انہیں توفیق دے۔ کہ وہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پر عمل کریں۔ اور فاروق کی اشاعت میں پوری سرگرمی دکھائیں۔ اور اس کے دو ہزار خریدار بنا دیں۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

تحریک جدید سال ششم کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے اپنے وعدے کو ۱۱ اگست تک سو فیصدی پورا کریں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ۷ جون ۱۹۴۰ء جو تحریک جدید کے متعلق مخصوص ہے۔ شائع ہو رہا ہے۔ جن مخلصین نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لیا ہے۔ انہیں اس خطبہ کی تعمیل میں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جس دن مردوں۔ عورتوں۔ بچوں۔ جوانوں اور بوڑھوں کا جلسہ ۱۱ اگست کو ہو۔ اس دن ہر ایک وعدہ کرنے والا اپنا وہ عہد جو اس نے اپنی خوشی اور انشراح صدر سے اپنے امام کے حضور خود پیش کیا ہے۔ پورا کرے۔ جن احباب کا وعدہ ہی یہ ہے۔ کہ وہ جون۔ جولائی۔ اگست میں اپنا وعدہ ادا کریں گے۔ وہ اور وہ احباب جن کا وعدہ اگست کے بعد کا ہے۔ انہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۱۱ اگست تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر لیں۔ بعض احباب کو یہ غلط فہمی ہے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ یکمشت ہی دیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں۔ بلکہ ہر ایک شخص اپنی آسانی اور سہولیت کے مطابق ہر ماہ قسطوار ادا کر کے بھی سو فی صدی پورا کر سکتا ہے۔ ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ۱۱ اگست تک وعدہ پورا کرے۔ تاکہ حضور کے ارشاد کی تعمیل بھی ہو جائے۔ اور اس کا وعدہ بھی پورا ہو جائے۔ اس طرح وہ دوہرے ثواب کا مستحق ہو سکے۔ جن کی مالی حالت یکمشت ادا کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ وہ جون۔ جولائی اور اگست میں قسطوار ادا کر کے بھی دے سکتے ہیں۔ چونکہ تحریک جدید کا وعدہ ایسا ہے۔ جو بہرحال ہر ایک مخلص نے پورا کرنا ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ ۱۱ اگست تک پورا کرنے کی کوشش کریں۔ پس ہر ایک وعدہ کرنے والا خواہ زمیندار ہو یا شہری اور ہندوستان کا ہو یا بیرون ہند کا۔ اسے اس وقت اطمینان کا سانس لینا چاہیئے۔ جبکہ وہ اپنے وعدے کی رقم ۱۱ اگست تک سو فی صدی پوری کرے۔ تا اسے وقت پر یا وقت سے پہلے ۴

۴ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

عیسائی مشن!

ایک عیسائی کے خط کا جواب

(بسلسلہ گذشتہ)

خط میں پہلی دلیل مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔ "سنئے قرآن میں آتا ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مسیح فرماتے ہیں۔ میں ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اور اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اگر احمدؐ رسول نے آکر دین مسیحی کو جھٹلانا تھا۔ اور مسیح کے خلاف چلنا تھا۔ تو مسیح ایسے رسول کی آمد کو بشارت کیونکر کہہ سکتے تھے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ احمدؐ رسول نے آکر مسیح کے لئے راستہ صاف کرنا تھا۔ اور لوگوں کو بتلانا تھا۔ کہ نجات مسیح کے ساتھ ہے"۔

یہاں پر خط لکھنے والے نے مسلمانوں کو سخت دھوکا دیا ہے۔ قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کہیں بھی احمد رسول بیان نہیں کیا گیا۔ جہاں بھی نام کی ضرورت پیش آئی ہے، محمدؐ نام سے پکارا گیا ہے۔ ملاحظہ ہوں آیات مندرجہ ذیل:-

(ا) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ۲۲/۲

(ب) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۲۶/۱۲۔ (ج) وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۲۶/۵ (د) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۴/۶۔

جو کلمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ وہ ان الفاظ میں ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور درود شریف جو مسلمانوں کو سکھایا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے:۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔۔۔۔ الخ۔ اور جو پانچوں وقت نماز کے لئے بلانے کو اذان مقرر فرمائی۔ اس میں بھی بلند آواز سے اعلان کرنے کے لئے مندرجہ ذیل الفاظ تجویز فرمائے۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ اذان کے بعد جس دعا کے پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس میں بھی اٰت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ ہی فرمایا ہے۔ غرضکہ اپنی شان رسالت کو محمدؐ نام سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ نہ کہ احمدؐ نام سے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث بھی اسی امر کی تصدیق کرتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے:۔ عن ابو ھریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنّی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمماً ویلعنون مذمماً وانا محمدٌ۔ (تحفۃ الاخیار حدیث ۱۴۰۹)

ترجمہ:۔ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم کو تعجب نہیں آتا۔ کہ کیونکہ اللہ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہے۔ وہ گالی دیتے ہیں مذمم کو اور لعنت کرتے ہیں مذمم کو اور میں تو محمد ہوں۔

(ب) حدیث معراج میں جس آسمان پر جس نبی سے ملاقات ہوتی ہے۔ اور وہ جبرائیل سے سوال کرتا ہے۔ مَنْ مَّعَكَ یعنی تیرے ساتھ کون ہے۔ قیل محمد۔ جبرائیل جواب دیتا ہے۔ محمد ہے۔ بعض غیر احمدی کہا کرتے ہیں۔ کہ زمین پر نہیں آسمان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام احمدؐ ہے۔ یہاں تو آسمان پر بھی محمد نام سے ہی پکارا جاتا ہے۔ دیکھو (تحفۃ الاخیار حدیث ۱۱۱۰) (مشکوٰۃ کتاب الفتن فی المعراج)

غرضیکہ زمین اور آسمان والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جس نام کی طرف آپ کی پہلی آمد کے وقت دعوت دی گئی ہے۔ وہ اسم مبارک محمدؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ کہ احمدؐ اور خط میں جو آیت پیش کی گئی ہے۔ اس میں بشارت احمدؐ رسول کے متعلق دی گئی ہے۔ اور یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے۔ پس بقول مسیحی صاحب غور طلب بات یہی ہے۔ کہ مسیح ؑ نے احمدؐ رسول کی آمد کی بشارت کیوں دی۔ اور وہ احمدؐ رسول کون ہے۔ بشارت دینے کی وجہ پیش کردہ آیت سے اگلی آیتوں میں وضاحت سے بیان کی گئی ہے۔ یعنی وہ احمد رسول مسیح ابن مریم کا مثیل ہے۔ اور مسیح کی آمد ثانی کا مظہر ہے۔ اسکی آمد مسیح کی آمد ہے۔ اور بشارت دینے کا مقصد بنی اسرائیل کو احمدؐ رسول پر ایمان لانے اور اسکی نصرت کرنے کی ترغیب ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وبشر المؤمنین۔ یایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔ پ ۲۸ ع ۱۰۔ ترجمہ:۔ اور بشارت دے ایمان والوں کو۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ہو جاؤ مدد دینے والے اللہ کے لئے جیسا کہ کہا۔ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں کو کون مدد دینے والا ہے۔ خدا کے لئے کہا حواریوں نے ہم مدد دینے والے ہیں خدا کے لئے اس آیت میں فرمایا ہے۔ کہ جیسا عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا۔ من انصاری الی اللہ اسی طرح احمد رسول من انصاری الی اللہ کہیگا۔

تو فرمایا۔ کونو انصار اللہ تم انصار اللہ ہو جاؤ۔ اور حواریوں کی طرح ہی نحن انصار اللہ کہنا۔

پس ان آیتوں میں وضاحت کی ہے اس بات کی کہ احمد رسول مسیح ابن مریم کے رنگ میں آئیگا۔ اور اس کا آنا مسیح ابن مریم کا آنا ہوگا۔ جیسے یوحنا کا آنا ایلیاہ کا آنا تھا۔ اس بات کو مسیح نے انجیل میں بھی واضح کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ متی $\frac{11}{13-14}$۔ سب نبیوں اور توراۃ نے یوحنا تک نبوت کی۔ اور چاہو۔ تو مانو ایلیا جو آنے والا تھا یہی ہے۔ جس کے سننے کے کان ہوں۔ وہ سُن لے۔ دیکھو مسیح نے ایلیاہ کے دوبارہ آنے کی کیا تشریح کی ہے۔ کہ یوحنا ہی آنے والا ایلیاہ ہے۔ ایلیاہ خود نہیں آئے گا۔ اس کا انتظار نہ کرو۔ جس کے سننے کے کان ہوں۔ وہ سُن لے۔ مسیح نے بات کو یہاں تک ہی نہیں رہنے دیا۔ اپنی آمد ثانی کے متعلق بھی یہی تشریح فرما دی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ متی $\frac{17}{10 \text{ تا } 13}$ "اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا۔ کہ پھر فقیہہ یہ کیوں کہتے ہیں۔ کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے۔ اس نے جواب میں کہا۔ ایلیاہ البتہ آئیگا۔ اور سب کچھ بحال کرے گا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ ایلیاہ تو آچکا۔ اور انہوں نے اسکو نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا۔ اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ تب شاگرد سمجھ گئے۔ کہ اس نے ہم سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے۔"

دیکھو یہاں مسیح نے ایلیاہ کی دوبارہ آمد کو پھر کھول کر بیان کیا ہے۔ اور اپنی دوبارہ آمد کے متعلق بھی "اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا" کہہ کر اشارہ کر دیا ہے۔ یعنی جس طرح ایلیاہ دوبارہ یوحنا کے وجود میں آیا۔ اور پہچانا نہیں گیا۔ بلکہ لوگوں نے جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح میں بھی دوبارہ کسی اور وجود میں آؤنگا۔ اور پہچانا نہیں جاؤں گا۔ اور لوگوں کے ہاتھ سے بہت دکھ اٹھاؤنگا۔ پھر فرماتے ہیں متی $\frac{23}{39}$ "میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے۔ جب تک نہ کہو گے۔ کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔"

دیکھو اس آیت میں کیسا واضح طور پر فرما دیا۔ کہ اب میں ہرگز نہیں آؤنگا۔ بلکہ میرے نام پر کوئی دوسرا آئے گا۔

نوٹ:۔ مسیح ؑ اپنے آپ کو انجیل میں خداوند کہتے ہیں۔ دیکھو مرقس $\frac{5}{19-20}$ متی $\frac{21}{3}$ یوحنا $\frac{13}{14}$۔ اور بھی انہیں خداوند ہی پکارتے ہیں۔ یوحنا $\frac{11}{32}$ $\frac{11}{34}$ $\frac{20}{2}$۔ ایک جگہ پر اس سے بھی زیادہ وضاحت فرمائی ہے۔

فرمایا ہے۔ یوحنا $\frac{14}{25-26}$ "میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا۔ اور جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے۔ وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔

وہ سب تمہیں یاد دلائیگا کے الفاظ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں۔ کہ تم ان باتوں کو بھول چکے ہوگے۔ اور اپنی طرف سے کچھ اور ہی سمجھ بیٹھے ہوگے۔ اور وہ میری اصل باتیں تمہیں یاد دلائیگا۔ اور حقیقت کو واضح کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی کیا۔ انجیل۔ مسیح ؑ کی باتوں کو لے کر اپنی کتابوں رسالوں اور اشتہاروں میں شائع کیا۔ اور عیسائیوں کو توجہ دلائی۔ اور ان کی غلطیوں کو ان پر واضح کیا۔ یہاں تک کہ اب کسی عیسائی کے دل میں کسی احمدی کے ساتھ بات کرنے کا حوصلہ نہیں پیدا ہوتا۔ یہ دوسرا مددگار (یوحنا $\frac{14}{16}$) جو مسیح کے نام پر آئے گا۔ الٰہی وعدوں کی وجہ سے مسیح موعود کہلائے گا۔

قرآن شریف جسے خط لکھنے والا بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ خداوند مسیح کی طرف رہنمائی کے لئے اتارا گیا ہے۔ اس بارے میں مفصل طور پر رہنمائی کرتا ہے۔ ایک آیت تو اوپر پیش کی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ چند ایک اور آیات پیش کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

(ا) اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا $\frac{29}{13}$ - ترجمہ یقیناً ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسول گواہی دینے والا تم پر جیسا ہم نے بھیجا فرعون کی طرف رسول۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا رسول قرار دیا گیا ہے۔ اور امت سے یہ وعدہ کیا ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم[1] فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ ترجمہ:۔ "وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے جو ایمان لائے تم میں سے اور عمل کئے اچھے کہ وہ ضرور خلیفہ بنائے گا ان کو زمین میں جیسا خلیفہ کیا تھا ان کو جو ان سے پہلے تھے۔" اس آیت میں امت محمدیہ کے مومنوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جانشین بنانے کا وعدہ دیا ہے۔ اور موسوی امت کے خلیفوں جیسا خلیفہ بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ موسوی امت کا خلیفہ سنبھال کر رکھ لیا جائے گا۔ تاکہ محمدی امت کے آخری زمانہ میں کام آوے۔ بلکہ یہ فرمایا کہ اس امت کے خلیفے موسوی امت کے خلیفوں جیسے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت موسوی کے آخری خلیفہ تھے۔ اس لئے اس وعدہ کے مطابق محمدی امت میں آخری خلیفہ مسیح ابن مریم جیسا ہوگا۔ اور مسیح موعود یعنی وعدہ کا مسیح کہلائے گا۔ اس بات کا ثبوت کہ مسیح امتِ موسوی کے آخری خلیفہ تھے۔ آیات ذیل میں ہے۔

پ ۱ ع ۱۱ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

ترجمہ:۔ اور یقیناً ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب اور ہم نے پیرو بنا کر بھیجا بعد اس کے رسولوں کو۔ اور ہم نے دیئے عیسیٰ ابن مریم کو کھلے کھلے نشانات۔

پ ۶ ع ۱۱ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا ...... وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ۔

ترجمہ:۔ بے شک ہم نے اتاری توراۃ اس میں ہدایت اور نور تھا۔ فیصلہ کرتے تھے اس کے ذریعہ سے انبیاء جو فرمانبردار تھے خدا کے ان کے لئے جو یہودی ہوئے ...... اور ہم نے بھیجا ان کے قدم بقدم عیسیٰ ابن مریم کو

ان ہر دو مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موسوی شریعت کا پیرو اور آخری خلیفہ ظاہر کیا گیا ہے۔ پس مندرجہ بالا وعدہ الٰہی کے مطابق محمدی امت کا آخری خلیفہ موسوی امت کے آخری خلیفہ جیسا ہوگا۔ اور حسب وعدہ الٰہی اس کے نام پر مسیح موعود کہلائے گا۔ اور اسی کا نام مسیح ابن مریم بھی ہوگا۔ کیونکہ سورہ تحریم میں خدا تعالےٰ نے اسی امت کے مومنوں کا نام مسیح ابن مریم رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ پ ۲۸ ع ۲۰ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ...... مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا۔

ترجمہ:۔ اور بیان کی اللہ نے مثال ان کے لئے جو ایمان لائے ...... مریم بیٹی عمران کی جس نے حفاظت کی اپنی شرمگاہ کی۔ تو ہم نے پھونکا اس میں اپنی روح میں سے۔

یعنی اس امت کے بعض مومن مریم جیسے ہوں گے۔ جو ہر قسم کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیں گے۔ اور بالکل پاک صاف ہوں گے۔ اس لئے ہم ان میں اپنی روح پھونکیں گے۔ یعنی ان سے ہم کلام کریں گے۔ اور وہ مسیح ابن مریم کہلائیں گے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

وان مسیح ناصری شد از دم او بے شمار

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کی برکت سے بے شمار مسیح ناصری جیسے پیدا ہوئے۔ مگر حسب وعدہ الٰہی آخری خلیفہ مسیح ناصری کا کامل مظہر ہوگا۔ بلکہ رتبہ میں اس سے بڑھ کر۔ انجیل میں مسیح کی آمد اول مسیحیت

---

[1] لیستخلفنھم کے اعداد از روئے حروف ابجد ۱۳۰۵ ہیں۔ اور پہلے حرف ل کے ۳۰ اور ۳۰ سال خلفاء اربعہ کا زمانہ خلافت ہے۔ اور ۱۳۰۵ھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ خلافت کا ابتدا ہے (دیکھو تبلیغ رسالت حصہ اول ص ۱۵۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمزور دکھائی گئی ہے۔ (دیکھو متی باب ۲۶ - ۲۷-)

(ا) متی $\frac{8}{20}$ "یسوع نے اس سے کہا۔ کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں۔ اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں"۔

(ب) متی $\frac{15}{24}$ "بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔

مگر آمد ثانی نہایت شاندار ظاہر کی گئی ہے۔ دیکھو متی $\frac{24}{30-31}$۔ "اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا۔ اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس سرے سے اس سرے تک جمع کریں گے"۔

دوسری آمد میں چاروں طرف کے برگزیدوں کو جمع کرے گا۔ پس یہ دوسری آمد شاندار آمد ہے۔ لہذا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ مسیح ناصری سے دائرہ رسالت کے لحاظ سے بہت بڑا ہے۔

(باقی دارد) (ماسٹر محمد علی اظہر)

تبلیغی رپورٹ مشن ہائے تحریک جدید بیرون ہند

سنگاپور مشن

مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور اپنے خط محررہ $\frac{5}{40}$ ۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک نیا دوست جس کا نام محمد یٰسین ہے۔ پہلی ملاقات پر ہی بہت شوق ظاہر کیا۔ ۸ مئی سے باقاعدہ آتا ہے۔ اور لوگوں میں اس نے اعلان کر دیا۔ کہ آج سوائے احمدیوں کے کوئی حق پر نہیں۔ اور مطابق حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ۷۲ پارٹیاں سب کی سب جہنم کا شکار ہیں۔ یہ دوست بارہ بجے رات تک انجمن میں آکر پڑھتا ہے۔ ایک دن اس نے اپنے دوستوں سے کہا۔ کہ میری آٹھ سالہ تعلیم جو کہ میں نے دیگر علماء سے حاصل کی تھی۔ وہ سب کی سب پانی کی طرح بہہ گئی ہے۔ جبکہ پہلے ہی دن میں غلام حسین ایاز سے ملاقات ہوئی۔ تو پھر اس نے اپنے بہنوئی کو تبلیغ کی۔ اور اس کے بیوی بچوں سمیت میرے پاس آیا۔ اس دن کے بعد باقاعدہ اس نے آنے کا وعدہ کیا۔ اور یہ کہا۔ کہ آج ہم چاروں سچے اور حقیقی دوست کہلاتے۔ آج کل انجمن میں رات کے بارہ ایک بجے تک کافی رونق ہوتی ہے۔ مکرمی یٰسین صاحب حاجی ارشد صاحب عبد الرزاق صاحب اور کیجی سلیمان اور ابراہیم صاحب بھی آجاتے ہیں۔ شرائط بیعت اور درخواست بیعت کا ترجمہ بھی ملائی زبان میں کیا۔ اور اسکی کاپیاں دوستوں میں تقسیم کیں۔

جاپان مشن

حافظ عبد الغفور صاحب جاپان اپنے خط محررہ $\frac{5}{40}$ ۳۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں پولیس میں اپنی آمد کے متعلق رپورٹ کی۔ اس سال ہر شخص کی آمدنی پر چھ فی صدی ٹیکس مقرر ہؤا ہے۔ جاپان میں قیام کی اجازت کے لئے درخواست کی۔ یہ اجازت ایک سال کے لئے ہوتی ہے۔ ہر سال مئی کے شروع میں یہ درخواست دینی پڑتی ہے۔

مسٹر تودا سے ایک گھنٹہ مذہبی گفتگو ہوئی۔ کہنے لگے۔ کہ بدھ ازم اب جاپان میں بہت مضبوط ہو چکا ہے۔ اس کو کوئی خدشہ نہیں ہے۔ اسلام کے متعلق کہا۔ کہ سوائے تجوبہ پسندوں کے دوسروں کا اس کے اندر داخل ہونا بہت مشکل ہے۔

مسٹر تیسو بادا کے ساتھ عیسائیت کے بارہ میں آدھ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ کہتے تھے۔ کہ تجھے فادر کے پاس لے چلوں گا۔ وہ تمہاری باتوں کا اچھی طرح جواب دے سکیں گے۔

مسٹر یوسف نے ایک Advertiser کا ایک کٹنگ دیا۔ جس میں اسلام کو ہٹلر ازم سے تشبیہ دی گئی تھی۔ اس کا جواب لکھ کر مسٹر یوسف کو دیا۔ جو شائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(ناظم تبلیغ تحریک جدید بیرون ہند)

دیانندی مشن

آریہ سماج کی ناکامی اور اسلام کی ترقی اور برتری کی وجہ

اسلام کو جو امور دیگر مذاہب پر افضل و اعلیٰ ثابت کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت عام ہے۔ یعنی آپ ساری دنیا کی ہدایت و راہنمائی کے لئے شمع ہدایت دے کر مبعوث کئے گئے ہیں۔ اس کے برعکس آپ سے پہلے جس قدر رشی۔ اوتار۔ نبی اور رسول مبعوث ہوئے۔ وہ خاص خاص قوموں اور ملکوں میں آئے۔ اور ان کی دعوت کا حلقہ محدود تھا۔ اور اسی کے مطابق ان کو لائحہ عمل دے کر بھیجا جاتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام کے سوا اور کسی مذہب کی الہامی کتاب کے کسی الہام میں یہ دعویٰ نہیں۔ کہ وہ نبی یا رسول تمام اکناف عالم کے لوگوں کو اپنے حلقہ بگوشان میں آنے کی دعوت دے۔ مگر قرآن کریم چونکہ کامل و مکمل کتاب اور ساری دنیا کے لوگوں کے لئے راہبر ہے۔ اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی سب جہانوں کے لئے تاقیامت راہنما قرار دیئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ اعلان صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ذریعہ کرایا گیا۔ قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا (اعراف ع $\frac{20}{}$) یعنی اے محمد رسول اللہ اعلان کر دیں۔ کہ اے لوگو۔ میں تم سب کی طرف رسول اور پیغامبر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

پھر قرآن کریم نے یہ صرف دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ اسکی دلیل بھی دی۔ چنانچہ فرمایا ہے:۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (اٰلعمران ع ۴) یعنی یہ بھی اعلان کر دیں۔ کہ اب اگر کوئی شخص خدا کا محبوب بننا چاہے۔ تو اس کے لئے ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں آکر آپ کی کامل اتباع کرے۔ اور اس طرح وہ ان انعامات کا مورد بن سکتا ہے۔ جن سے خدا تعالیٰ اپنے محبوبوں کو ہمیشہ مشرف کیا کرتا ہے۔ گویا اس دلیل سے یہ بتایا۔ کہ مسلمانوں میں سے جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع کرنے والے ہوں گے۔ وہ زندہ خدا کے زندہ نشانات دیکھیں گے۔ اور خدا تعالےٰ کے انعام اور کلام کے مورد ہوں گے۔ چنانچہ اس کا ثبوت بعثت اسلام سے لے کر اب تک خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں پیش کرتا چلا آیا ہے۔ اور چونکہ زندہ مذہب کی یہ علامت ایسی ہے۔ جو قلوب کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ اس لئے مسلمان اگر اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغ اسلام کی طرف توجہ کریں۔ تو جہاں وہ تاریکی میں مبتلا ہونے والے لوگوں کو الہٰی نور سے منور کر سکتے ہیں۔ وہاں وہ اپنی سیاسی طاقت و قوت کو بھی بڑھا سکتے ہیں۔

دیگر مذاہب کے لوگوں نے جب یہ دیکھا۔ کہ ان کے مذہب میں دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کرنے کا کہیں حکم نہیں۔ ادھر سیاسی لحاظ سے اس امر کی بے حد ضرورت بھی موجود ہے۔ تو انہوں نے از خود اپنے مذہب کو سہارا دینے اور سیاسی فوائد کی خاطر اپنی تعداد بڑھانے کے لئے غیروں میں اپنے مذہب کا پرچار کرنا شروع کر دیا۔ اور بعض مسلمان کہلانے والوں نے اپنے بعض ذاتی اغراض و فوائد کی خاطر شدھ ہونا منظور کر لیا۔ لیکن چونکہ آریہ سماج وغیرہ اس چیز سے محروم ہے۔ جو اسلام کی خاص فضیلت ہے۔ اور جو مکالمہ و مخاطبہ الہٰیہ کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے بعض لوگ دوبارہ اسلام میں واپس آجاتے ہیں۔ اور اس طرح غیر مسلموں کو اپنی تبلیغ کے تلخ نتائج دیکھنے پڑتے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں سناتن دھرم پرچارک امرتسر نے "آریہ سماج" میں شامل ہونے والے بعض مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ آریہ سماج نے:۔

"مسلمانوں کو آریہ بنانے کی ایک ایسی غلطی کی ہے کہ جس کا خمیازہ انہیں اٹھانا پڑتا ہے"!

پھر مسلمانوں کو شدھ کرنے کی سکیم کی ناکامی کا یوں اظہار کیا ہے۔ کہ:۔

"آریہ سماجی پروگرام اس سمبندھ میں ۹۹ فی صدی فیل ہؤا ہے"۔ (سناتن دھرم پرچارک امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۰ء صفحہ ۳)

ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کو یہ جو ناکامی ہوئی۔ اسکی وجہ یہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں روحانیت نہیں۔ اور بغیر

مفت { اگر آپ کے پیارے بچے کو گھنڈی پڑ گئی ہو۔ ہرے پیلے دست آتے ہوں۔ بچہ دودھ الٹ دیتا ہو۔ تالو نرم پڑ گیا ہو۔ کان پتلے پڑ گئے ہوں۔ گردن سوکھ گئی ہو۔ بچہ نہایت کمزور اور نڈھال ہو گیا ہو۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کی کوششیں لاحاصل ہو رہی ہوں۔ تو **انڈین پوڈر** کی صرف دو تین خوراکیں بچہ کو دیکر خدا کی قدرت کا ملاحظہ کریں۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت۔ **ریسٹورین** طاقت اور امساک پیدا کرنے کی حیرت انگیز دوا ہے قیمت دو روپیہ۔ پتہ **ریسٹورین لیبارٹری قادیان (پنجاب)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانیت کے مذہب چل نہیں سکتا۔ اس لئے آریہ سماج کی شدھی کی سکیم صرف ایک فی صدی کامیاب اور ۹۹ فی صدی ناکام رہی۔

اسی طرح "سناتن دھرم پرچارک" نے آریہ سماج کو مخاطب کرکے لکھا ہے :۔

"آریہ سماجیوں کو سب سے پہلے اپنے آپ کو آریہ سماجی بنانا چاہیئے۔ لیکن ابھی تک خود تو آریہ سماجی آریہ بن نہیں سکے۔ کتنے حیرت کی بات ہے۔ کہ انہوں نے غیر لوگوں کو آریہ سماجی بنانے کا خبط پیدا کرکے ہندو مسلمانوں میں بھی کشیدگی پیدا کردی ہے"۔ (حوالہ مذکور)

حقیقت یہی ہے۔ کہ جب تک کسی مذہب میں اسکی زندگی کے نشانات نہ ہوں۔ وہ لوگوں کے قلوب کو مسخر نہیں کرسکتا۔ اور جیسا کہ "سناتن دھرم پرچارک" نے لکھا ہے :۔

"کسی قوم میں داخل ہو کر نفسانی یا شیطانی جذبہ کو پورا کرنا شدھی نہیں ہے۔ بلکہ شدھی کا تعلق دل سے ہے"۔ (یکم مارچ ۱۹۴۰ء صفحہ ۳)

اور آریہ سماج میں چونکہ روحانیت مفقود ہے۔ اس لئے لوگوں کے قلوب کو فتح نہ کرسکنے کی وجہ سے اسے شدھی میں قدم قدم پر ناکامی ہو رہی ہے۔ اور اس کے لیڈر خود اس کا آئے دن اعتراف و اقرار کرتے رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے اسلام روز بڑھ رہا اور اپنے زندہ اور تازہ بتازہ نشانات کی وجہ سے ترقی کر رہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اور یہی امر اسلام کی فضیلت اور برتری کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ کاش غیر مسلم حضرات اس سے فائدہ حاصل کریں۔

خاکسار رسید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

ضروری اعلان
ضلع گورداسپور کی جماعتوں کی توجہ کے لئے

گذشتہ ماہ میں ایک مطبوعہ تحریک کے ذریعہ ضلع گورداسپور کی زمیندارہ جماعتوں کو توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ ہر ایک قسم کا چندہ خواہ چندہ عام وغیرہ ہو۔ یا جلسہ سالانہ کھلیانوں پر ہی احباب سے وصول کرلیا جاوے۔

نیز اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ میں جو غلہ وصول کیا جاوے۔ اسے بجائے فروخت کرنے کے بجنسہٖ مرکز میں بھجوا دیا جاوے۔ اور اس سے علاوہ دیگر چندوں میں جو غلہ وصول ہو۔ اسے فروخت کرکے اسکی رقم جلد سے جلد مرکز میں بھجوا دی جاوے۔ اور چندہ کا غلہ کسی کے پاس ادھار فروخت نہ کیا جاوے۔ اس سلسلہ میں یہ اعلان بطور یاددہانی شائع کیا جاتا ہے کہ ضلع گورداسپور کی جماعتیں مرسلہ مطبوعہ تحریک کے متعلق ہدایات سے پوری طرح عملدرآمد کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ جمعہ مورخہ ۱۴ ؍ جون ۱۹۴۰ء

جمعہ کی نمازیں اور جمعرات کو روزہ رکھنے کے بعد دعا کی جائے
کہ
خدا تعالیٰ دنیا کو ہلاکت اور تباہی سے بچا کر صراطِ مستقیم دکھائے

فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

میں بیچشی کی شکایت کی وجہ سے آ تو نہیں سکتا تھا۔ لیکن حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ خواہ مرض بعد میں زیادہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ خطبہ مجھے خود پڑھانا چاہیئے۔

وہ احباب جو اخبارات پڑھا کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہوگا۔ کہ

جنگ کے حالات زیادہ سے زیادہ خطرناک

ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اب تو ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ قریب ہے۔ ہندوستان بھی اس کی لپیٹ میں آجائے۔

۱۹۳۸ء کی مجلس شوریٰ کے موقعہ پر میں نے ذکر کیا تھا۔ کہ

میں نے رویاء میں دیکھا

کہ ہم ایک کشتی میں بیٹھے ہیں۔ جو سمندر میں ہے۔ اور سمندر بہت وسیع ہے۔ اس کے ایک طرف اٹلی کی مملکت ہے۔ اور دوسری طرف انگریزوں کی۔ اٹلی کی مملکت شمال مغربی طرف معلوم ہوتی ہے۔ اور انگریزی علاقہ مشرق کی طرف۔ اور جنوب کی طرف ہٹ کر۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشتی اس جانب سے آرہی ہے۔ جس طرف اٹلی کی حکومت ہے۔ اور اس طرف جا رہی ہے۔ جس طرف انگریزوں کی حکومت ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ یکدم شور اٹھا اور گولہ باری کی آواز آنے لگی۔ اور اتنی کثرت اور شدت سے گولہ باری ہوئی۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا ایک گولے اور دوسرے گولے کے چلنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور یکساں شور ہو رہا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ گولے متواتر پڑ رہے تھے۔ اور اتنی کثرت سے پڑ رہے تھے۔ یوں معلوم ہوتا۔ کہ ان گولوں سے جو بھرا ہوا ہے۔

یہ ایک لمبا رویاء ہے۔ جو شائع شدہ ہے (الفضل ۲۶ ؍ جولائی ۱۹۳۸ء) اس سے اور بعض اور خوابوں سے جو میں نے دیکھی ہوئی ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا پر

ایک خطرناک مصیبت کا وقت

آگیا ہے۔ مگر ان خوابوں کا عام ذکر میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ الٰہی علم قبل از وقت ہوتا ہے۔ اور لوگ ان باتوں کو سنکر یہ خیال کرلیتے ہیں۔ کہ ہمارے متعلق تخویف سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور بلاوجہ ڈرایا اور خوفزدہ کیا جا رہا ہے۔ اسی لئے جس رؤیا یا الہام کے متعلق اللہ تعالیٰ خود نہ فرمائے۔ کہ اسے ضرور شائع کرو۔ غیر مامور کے لئے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس رویاء یا الہام کو بیان کرے۔

مامور کا الہام

تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ اگر اسے حکم دیا جائے۔ کہ اسے شائع نہ کرو۔ یا اجازت دی جائے۔ کہ اگر چاہو۔ تو شائع کر دو۔ اور اگر چاہو۔ تو نہ شائع کرو۔ تو ان دو صورتوں میں وہ اسے شائع نہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام کی اشاعت کی ممانعت نہ ہو۔ یا الہام کے ساتھ یہ اجازت نہ ہو۔ کہ اگر چاہو۔ تو اسے شائع کر دو۔ اور اگر چاہو۔ تو نہ شائع کرو۔ تو اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس الہام کو شائع کرے۔ لیکن غیر مامور کو کسی الہام اور رویاء کے متعلق اگر خدا یہ حکم دے۔ کہ اسے شائع کر دیا جائے۔ تب تو وہ اس بات کا پابند ہوتا ہے۔ کہ اسے شائع کرے۔ ورنہ وہ اسکی اشاعت یا عدم اشاعت کے متعلق کلی اختیار رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی غیر مامور کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب وہ کسی رویاء یا الہام کو شائع کرے۔ تو یہ بھی دیکھ لے۔ کہ وہ کسی مامور کے الہام یا حکم کے خلاف تو نہیں۔ کیونکہ مامورین کی وحی کے خلاف غیر مامور کا کوئی رویاء یا الہام درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال اگر غیر مامور کو کسی خواب یا الہام کے متعلق یہ حکم نہ دیا جائے۔ کہ اسے ضرور شائع کر دو۔ تو اسے اس بات کی اجازت ہوتی ہے۔ کہ اگر وہ چاہے۔ تو اسے شائع کرے۔ اور اگر چاہے۔ تو نہ کرے۔

موجودہ جنگ کے متعلق گذشتہ نو ماہ میں اللہ تعالیٰ نے متواتر اور کثرت کے ساتھ مجھ پر

غیب کی خبروں کا اظہار

کیا ہے۔ مگر میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ ان کی عام اشاعت کروں۔ گو قریباً قریباً تمام رویاء اور کشوف میں بعض دوستوں کو بتا چکا ہوں۔ مگر ان کا عام اظہار میں اس لئے مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اس سے ملک میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور لوگ اسے تخویف اور انذار سمجھ کر یہ خیال کرلیں گے۔ کہ انہیں خواہ مخواہ مرعوب اور خوفزدہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کی عام اشاعت سے ممکن ہے حکومت کو بھی شکوہ پیدا ہو۔ اس لئے میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ ان کو کھلے طور پر بیان کروں۔

جن دوستوں کو میں نے وہ رویاء و کشوف بتائے ہوئے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے قبل از وقت جبکہ اتحادی ابھی بالکل امن میں تھے۔ اور جبکہ انہیں اپنی طاقتوں پر کامل اطمینان اور بھروسہ تھا۔ مجھے بڑی بڑی تباہیوں بڑی بڑی ہلاکتوں اور

بڑے بڑے تغیرات کی خبر

دی گئی تھی۔ اور ان رویاء و کشوف اور الہامات کے مطابق میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی مصائب کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہوگا۔ لیکن جس حد تک مصائب میں وسعت ظاہر ہو چکی ہے۔ وہ بھی ایسی ہے۔ کہ ہر عقل و سمجھ رکھنے والے اور خدا تعالیٰ کی خشیت اور اس کا خوف اپنے دل میں محسوس کرنے والے کے لئے ضروری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف جھک جائے۔ اور

دعاؤں میں مشغول

ہو جائے۔ ہمارے قیاسات اور ہماری عقلیں بہت ہی محدود رنگ رکھتی ہیں۔ ایک خیال کر لیتا ہے۔ کہ اس وقت جرمنی کا ترقی کرنا بہتر ہے۔ دوسرا قیاس کر لیتا ہے۔ کہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کی ترقی دنیا کے لئے مفید ہے۔ کوئی کسی کی فتح کو مفید سمجھتا ہے۔ اور کوئی کسی کی شکست کو دنیا کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ خواہ کسی کا جیتنا بہتر تصور کیا جائے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کا یا جرمنی اور اطالیہ کا

دنیا کی تباہی اور بربادی

میں تو کوئی شبہ نہیں۔ وہ بہتری جس کی لوگ امید لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ تو شاید سینکڑوں سال میں ظاہر ہو۔ مگر آج کی جنگ میں جس طرح لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ جس طرح تباہی اور بربادی چاروں طرف محیط ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر یہ جنگ اسی طرح جاری رہی۔ تو دنیا میں سو میں سے شاید دس پندرہ آدمی ہی زندہ رہیں گے۔ باقی سب فنا ہو جائیں گے۔ احادیث سے بھی ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی اس قسم کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا کا یہ آخری فتنہ نہایت ہی ہیبتناک ہے۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں اس قدر تباہی ہو گی۔ کہ ایک ایک مرد کے مقابلہ میں چار چار عورتیں رہ جائینگی اور دس دس آدمیوں میں سے سات سات مر جائیں گے۔ اور دنیا میں اتنی لاشیں کھلی پڑی ہونگی۔ کہ ان کے تعفن کی وجہ سے وبائیں پھوٹ پڑیں گی۔ کیونکہ مُردوں کو اٹھانے اور ان کو دفن کرنے والے کوئی نہیں رہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ باتیں جو بیان فرمائی ہیں۔ ان کے پورا ہونے کے آثار اب ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور

سخت قابل رحم حالت

ہے۔ ان ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کی جو روزانہ میدان جنگ میں زخمی ہوتے اور تباہ و برباد ہوتے جا رہے ہیں۔ پھر تعجب یہ کہ اس لڑائی کی وجہ کوئی اعلیٰ درجہ کے روحانی اصول نہیں۔ جن کی خاطر اس قسم کی لڑائی کو جائز قرار دیا جا سکے۔ وہ اس لئے نہیں لڑ رہے۔ کہ خدائے واحد کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں۔ وہ اس لئے نہیں لڑ رہے۔ کہ شرک اور کفر کو مٹا دیں۔ اور ایمان لوگوں کے دلوں میں قائم کر دیں۔ وہ اس لئے نہیں لڑ رہے۔ کہ دنیا کی روحانی یا اخلاقی ترقی میں جو روکیں حائل ہیں۔ ان کو دُور کر دیا جائے بلکہ

محض دنیا کے لئے

کچھ تجارتی میدانوں کے لئے۔ کچھ زمینوں اور کچھ ملکوں کے لئے یہ تمام لڑائی ہو رہی ہے۔ اور اس آگ کے ارد گرد ایک بگولہ چکر لگا رہا ہے۔ جو چاروں طرف کے لوگوں کو اپنے ساتھ لپیٹ کر اس آگ میں گرا رہا ہے۔ اور حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ اس بگولے سے بچنا عقلی طور پر بالکل ناممکن ہے۔ دونوں طرف سے ایسے رنگ میں باتیں پیش کی جاتی ہیں کہ ہر انسان اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو جس خیال کی تائید میں پائے۔ اس کی حمایت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ ایسے حالات میں یہ لڑائی جتنی بڑھے گی۔ اتنی ہی زیادہ دنیا میں تباہی اور بربادی پھیلے گی۔

پس اس تباہی و بربادی سے بچنے۔ اور بنی نوع انسان پر رحم کرنے کے لئے ایک مومن کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ

اللہ تعالےٰ کے حضور گرے

اور اسی کے سامنے اپنے دکھ کی فریاد کرے۔

ہماری جماعت کے لوگوں میں یہ وہم ہے۔ کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ ہماری جماعت ہمیشہ

پھولوں کی سیج پر ترقی

کرتی چلی جائے گی۔ جو لوگ منافق طبع ہیں۔ وہ تو کچھ بھی خیال نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ ان کا کام صرف اتنا ہی ہے۔ کہ روٹی کمائی۔ کھائی۔ اور زندگی کے دن پورے کر لئے۔ مگر جو لوگ مخلص ہیں۔ وہ اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ ہماری جماعت مشکلات میں سے گزرے بغیر اس ترقی کو حاصل کرے گی۔ جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے حاصل کی۔ میں اس ناواقفیت اور تجاہل کے متعلق کیا کہوں۔ مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے دوست اس غلط فہمی میں کیوں مبتلا ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ

جماعت احمدیہ بڑے بڑے ابتلاؤں میں سے گزرے گی

وہ ابتلاء سیاسی بھی ہوں گے۔ وہ ابتلاء اقتصادی بھی ہوں گے۔ وہ ابتلاء مالی بھی ہوں گے۔ وہ ابتلاء علمی بھی ہوں گے۔ وہ ابتلاء قومی بھی ہوں گے۔ غرض ہر قسم کے ابتلاؤں کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ہے۔ حکومتوں کی طرف سے تشدد اور جھگڑوں کا بھی ان الہامات میں ذکر ہے۔ اقوام کی طرف سے تشدد اور سختیوں کا بھی ان میں ذکر ہے۔ بعض سیاسی ابتلاؤں کا بھی الہامات میں ذکر ہے۔ بعض ہجرتوں کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح قتلوں اور طرح طرح کے دکھوں سے جماعت احمدیہ کے ستائے جانے کا بھی ذکر ہے۔ لیکن باوجود اس کے میں نے بار بار کہا۔ ہماری جماعت کے دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو پڑھنے کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ اور جو پڑھتے ہیں۔ ان میں یہ مرض ہے۔ کہ وہ سارے الہامات گزرے ہوئے واقعات پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ اور یہ

ایک نہایت ہی خطرناک نقص

ہے۔ میں نے ایک دفعہ ایک دوست کو ایک زلزلہ کے متعلق مضمون لکھنے کے لئے کہا۔ تو انہوں نے زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام الہامات اس ایک زلزلہ پر ہی چسپاں کر دیئے۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ اس کے تو یہ معنے ہوئے۔ کہ آئندہ کسی زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی الہام نہیں رہا۔

غرض بہت سے الہامات آئندہ رونما ہونے والے واقعات کے متعلق ہوتے ہیں۔ مگر ہم غلطی سے ان الہامات کو کسی گذرے ہوئے واقعہ پر چسپاں کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔

دراصل انسان کی یہ عادت ہے۔ کہ خوشی چاہے چھوٹی ہی ہو۔ وہ اسے وسیع طور پر منانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس عادت کے مطابق ہماری جماعت کے دوستوں کو بھی جب کسی الہام کے پورا ہونے سے خوشی ہوتی ہے۔ تو وہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ سارے الہامات گھسیٹ کر اسی

ایک واقعہ پر چسپاں

کر دیں۔ حالانکہ بسا اوقات وہ الہامات اتنے عظیم الشان ہوتے ہیں۔ کہ جن واقعات پر ہماری جماعت کے دوست ان کو چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی الہامات کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ پس

بڑے بڑے ابتلاء

آنے والے ہیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا کام کیا گیا ہے۔ ان حالات میں ہماری جماعت کے دوستوں کو محض اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہمارے لئے پھولوں کی سیج بچھی ہوئی ہے۔ اور ہم اسی پر چلتے جائیں گے۔ تکالیف ہمارے سامنے کبھی نہیں آئیں گی۔ کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ مومن ہمیشہ مشکلات کو دیکھا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینکڑوں الہامات اس بارے میں موجود ہیں۔ میں نے بھی

بیسیوں رؤیا و کشوف

دیکھے ہیں۔ جن میں جماعت پر کئی قسم کے ابتلاؤں کے آنے کا ذکر ہے۔ اسی طرح جماعت کے اور بہت سے دوستوں نے خوابیں دیکھی ہوئی ہیں۔ اور یہ ساری باتیں بے معنی نہیں۔ بلکہ اپنے وقت پر پوری ہونے والی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

جماعت احمدیہ کے لئے ترقی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جیسے پہلی جماعتوں پر ابتلا آئے۔ اسی طرح ہماری جماعت پر بھی آئیں گے۔ اور اسے بھی ان ابتلاؤں کی آگ میں سے گزرنا پڑے گا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون۔ کہ کیا کوئی مذہبی جماعت ہے۔ جو یہ خیال کرتی ہو۔ کہ وہ ہمیشہ امن میں رہیگی وھم لا یفتنون۔ اور اللہ تعالیٰ اسے فتنوں اور عذابوں میں نہیں ڈالے گا۔ فرماتا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ نہ پہلے کبھی ایسا ہوا۔ اور نہ آئندہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے۔

پھر یہ صرف قرآن نے ایک قاعدۂ کلیہ کے رنگ میں ہی بات بیان نہیں کی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ الہام ہوا ہے۔ تذکرہ صفحہ ۲۳۔ بہر حال قرآن کریم نے ایک قاعدہ کے رنگ میں یہ بات بیان فرمائی ہے۔ کہ انبیاء کی جماعتوں پر ہمیشہ ابتلاء آیا کرتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ۔ یہ نہیں فرمایا۔ اتحسبون تا کہ اسے صحابہؓ کے لئے مخصوص نہ سمجھ لیا جائے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ صحابہؓ کے متعلق بھی یہ قرآنی آیت ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے الفاظ ایسے رکھے ہیں۔ جو قاعدے کلیہ پر دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ اَحَسِبَ النّاسُ کیا انسان یہ گمان کرتا ہے۔ اتحسبون نہیں فرمایا۔ اسی طرح افحسبتم نہیں فرمایا۔ بلکہ اَحَسِبَ النّاسُ فرمایا۔ یعنی کیا لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ صرف ایمان کا دعوےٰ کر دینا ان کے لئے کافی ہے۔ اور وہ کبھی ابتلاؤں میں سے نہیں گزریں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جتنے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ سب اس کے قاعدہ کلیہ ہونے کے شاہد ہیں۔ پس یہ ایک اصول ہے۔ جو ہر نبی کی جماعت پر چسپاں ہوتا ہے۔ اور یہ ایک قاعدہ ہے۔ جس کا ہر زمانہ میں پورا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اگر یہ قاعدہ ہے۔ کہ

انبیاء کی جماعتیں ابتلاؤں میں

سے ضرور گذرتی ہیں۔ تو یہ بھی قاعدہ ہے۔ کہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ یا تو آنے والے ابتلاؤں کو ٹال دیتا ہے۔ یا ان کی شدت کو کم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دکھ سے خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں کے ذریعہ

وہ بندوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ جس طرح ماں کا دل چاہتا ہے۔ کہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس کا بچہ اسکی طرف آئے۔ اور اگر وہ زیادہ دیر تک اس کے پاس نہ آئے۔ تو کبھی وہ اسکو سرزنش بھی کرتی ہے۔ جیسے بچہ اگر کھیل میں مشغول ہو۔ اور ماں چاہتی ہو۔ کہ وہ اس کے پاس آئے۔ تو وہ بچے کو مخاطب ہو کر کہتی ہے۔ کہ میں تجھے مٹھائی نہیں دوں گی۔ اور اس سے اسکی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کا بچہ کھیل کو چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہو جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی کبھی کبھی اپنے بندوں کو انعامات سے محروم کر دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اسکی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اسکی محبت ماں کی محبت سے بہت زیادہ ہے۔ اگر بندے اپنے اوپر یہ امر لازم کرلیں۔ کہ وہ

خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے رہیں

اس کے حضور عاجزی اور گریہ وزاری سے کام لیں۔ تو اللہ تعالیٰ آنے والے ابتلاؤں کو یا تو ٹال دیتا ہے یا ان کی شدت کو کم کر دیتا ہے۔ اور یا انہیں کلیۃً مٹا دیتا ہے۔ گویا دعاؤں کے نتیجہ میں کبھی تو اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کو پیچھے ڈال دیتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان کے اندر قوت برداشت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی ان کو بالکل مٹا دیتا ہے۔ اور کبھی ان کے زور کو کم کر دیتا ہے۔ یا تو اس رنگ میں کہ عذاب کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ یا اس رنگ میں کہ اس کو برداشت کرنے کی ہمت انسان کے اندر بڑھ جاتی ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس نازک وقت میں وہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور

خاص طور پر دعاؤں میں مشغول

ہو جائیں۔ اس کے لئے میں جماعت کے تمام مخلص دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ جولائی کے آخر تک

ہر نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں

رکوع کے بعد امام کے ساتھ مل کر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان فتنہ کی بربادیوں سے اپنے غریب بندوں کو بچائے۔ ... وہ ... جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے۔ اور اس فتنہ ... سچ اور راستی کے لئے اچھا ہو۔ ... ہوا ہو۔ اسی طرح ... اپنے دوستوں سے ... کرتا ہوں کہ ... اللہ تعالیٰ ... دے ... وہ

جولائی کے آخر تک ہر جمعرات کو روزہ رکھیں

اور روزہ کے خاتمہ پر جن کو توفیق ہو۔ وہ اپنے اپنے مقام پر جمع ہو کر اسی رنگ میں دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حق اور راستی کو فتح دے۔ اور دنیا سے ظلم فریب اور دغا کو مٹا کر اپنے کمزور بندوں کو تباہی و بربادی سے محفوظ رکھے۔ اور بجائے اس کے کہ عذاب میں مبتلا ہو کر وہ تباہ ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے۔ اور انہیں ہدایت کی طرف متوجہ کرے۔ کیونکہ آخر جو تباہ ہو رہے ہیں۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اور جو مظلوم ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اور جو ظالم ہیں۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ تم اپنے بھائی کی مدد کرو۔ خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بات بیان کی۔ تو احادیث میں لکھا ہے۔ بعض صحابہ رضؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو ہماری سمجھ میں آسکتی ہے۔ مگر ظالم کی مدد کرنے کا ارشاد سمجھ میں نہیں آیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ظالم بھائی کی مدد یہ ہے۔ کہ تو اسے ظلم سے روک دے۔ پس اگر ہم یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ

خدا تعالیٰ سچائی کو فتح دے

ظلم کو دنیا سے مٹا دے۔ اور لوگوں کو بچائے۔ عذاب سے تباہ کرنے کی بجائے ظالموں کی ہدایت کے سامان کرے۔ اور مظلوموں کو ظلم سے محفوظ رکھے۔ تو ہم ظالم کی بھی مدد کرتے ہیں۔ اور مظلوم کی بھی۔ اور ہم اپنے رب سے وہ چیز طلب کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ خیر ہی خیر ہے۔ اور جس میں شر کا کوئی پہلو نہیں۔ پس دعائیں کرو۔ اور کرتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ مظلوم کو طاقت دے۔ اس کی کمر کو قوت بخشے۔ اس کے دماغ کو مضبوط بنائے۔ اور اس کے اعضاء میں ایسی طاقت بھر دے۔ کہ وہ ظالم کے ہاتھ کو بہادری سے روک سکے۔ ساتھ ہی تم ظالم کے لئے بھی دعائیں کرو۔ کہ خدا تعالیٰ اسے ہدایت دے۔ اور اسے ظلم۔ دھوکا۔ فریب اور دغا سے بچائے۔ پس ہر ایک کے لئے دعا کرو تا

خدا تعالیٰ کا فضل

دنیا کی ہر قوم پر نازل ہو۔ کیونکہ ایمان کسی ایک قوم کا حصہ نہیں۔ بلکہ انگریز اور فرانسیسی اور جرمنی اور اطالوی اور روسی اور جاپانی سب اس کے حصہ دار ہیں۔ اور ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی قوم بھی اس سے محروم رہے۔ مگر ہم یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ کوئی قوم ظالم بن کر دنیا کو تباہ کر دے۔

جنگ کی خبریں

— لاہور ۱۶ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت پنجاب عنقریب جرمن اور اطالوی براڈ کاسٹ سننے کی ممانعت کرنے والی ہے۔ تاکہ لوگ غلط خبریں سُن کر ان کو پھیلا نہ سکیں۔

— لنڈن ۱۷ر جون۔ نئے فرانسیسی وزیراعظم نے اپنے ملک سے یہ اپیل کرتے ہوئے کہ اس نازک موقع پر حکومت کا ہر رنگ میں ساتھ دیا جائے۔ کہا۔ میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ بتاتا ہوں۔ کہ ہمیں اب لڑائی ختم کرنی ہوگی۔ چنانچہ ہم دشمن سے یہ معلوم کر رہے ہیں۔ کہ وہ باعزت طور پر ہم سے صلح کرنے پر آمادہ ہے یا نہیں۔ فرانس کی تاریخ میں یہ ایک نازک ترین موقع ہے۔ اور میں تمام فرانسیسیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میرا اور میری گورنمنٹ کا ساتھ دیں۔ فرانسیسی گورنمنٹ کے اس فیصلہ پر لنڈن کے سرکاری حلقوں نے ابھی تک کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔

— لنڈن ۱۷ر جون۔ امریکہ سے خبر آئی ہے۔ کہ فرانس میں مقیم سپین کا سفیر فرانس اور جرمنی میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے گا۔

— لنڈن ۱۷ر جون۔ اٹلی کی سمندری فوج دستوں اور ہوائی فوج نے آج مصر اور لیبیا کی سرحد پر حملہ کیا جس میں دو مصری افسر اور چند سپاہی مارے گئے۔ شاہ فاروق نئے حالات کے بارہ میں اپنے وزراء سے مشورہ کرنے کے لئے اسکندریہ سے قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔

— لنڈن ۱۷ر جون۔ جرمنی اور روس دونوں اب ایک دوسرے کو شبہ کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ پولینڈ کی روسی سرحد کو اور زیادہ مضبوط کر دیا گیا ہے۔

— لنڈن ۱۸ر جون فرانس کے متعلق گذشتہ بارہ گھنٹے سے کوئی خبر نہیں آئی۔ آج میونک میں مسولینی ہٹلر سے ملاقات کرے گا۔ تا فرانس کے سامنے شرائط پیش کرنے کے سوال پر غور کیا جا سکے۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے ایک براڈ کاسٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ ابھی لڑائی بند کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ جب تک شرائط صلح پر دستخط نہیں ہو جاتے۔ لڑائی جاری رہے گی۔ جرمنی کی پیش کردہ شرائط اگر فرانس کے لئے باعث عزت نہ ہوئیں۔ یا اسکی آزادی پر اثر انداز ہونے والی ہوئیں۔ تو انہیں منظور نہیں کیا جائے گا۔ فرانس میں لڑائی اب بھی ہو رہی ہے۔ گو فرانسیسی فوجوں کی حالت سخت خطرناک ہے۔ فرانس کا بحری بیڑہ ابھی تک صحیح وسالم ہے۔ اور ہوائی بیڑہ بھی کافی طاقتور ہے۔

— لنڈن ۱۸ر جون۔ برلن سے ریڈیو کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہٹلر فرانس کی صلح کی تجویز کو اسی صورت میں مان سکتا ہے۔ جب وہ پورے طور پر حکومت جرمن کے ساتھ ہتھیار ڈال دے۔ اس کے مقابلہ میں حکومت فرانس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فرانس کوئی ایسی شرط نہیں مان سکتا۔ جس میں تذلیل پائی جاتی ہو۔ ساتھ ہی ایک براڈ کاسٹ اعلان میں حکومت فرانس نے اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ فرانس کی گورنمنٹ نے لڑائی بند کر دینے کا کوئی اعلان نہیں کیا۔ اور یہ لڑائی اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک شرائط کا اطمینان بخش طریق پر تصفیہ نہیں ہو جاتا۔ اگر شرائط میں فرانس کی عزت کو ملحوظ نہ رکھا گیا۔ اور اسکی آزادی کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو فرانس کی حکومت اور فرانس کے تمام باشندے اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے لڑائی جاری رکھیں گے۔ فرانس میں اب بھی جرمنی سے لڑائی جاری ہے۔ گو حالات سخت نازک ہیں۔ البتہ فرانس کا ہوائی بیڑہ صحیح سلامت ہے۔

— لنڈن ۱۸ر جون۔ حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے جرمنی کے ۸ لاکھ ۶۵ ہزار ٹن اور اٹلی کے ۲ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن کے تجارتی جہاز برباد کر دیئے ہیں۔

— لاہور ۱۸ر جون۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے آج جنگی بورڈ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ انہیں اپنی پرانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے لڑائی میں ویسے ہی کارہائے نمایاں دکھانے چاہئیں۔ جیسے انہوں نے گذشتہ جنگ میں دکھائے۔ گورنر بہادر نے یہ بھی بتایا۔ کہ لاہور۔ امرتسر راولپنڈی اور ملتان میں ٹریٹوریل بٹیلین قائم کی جائیں گی۔ تاکہ عام شہری بھی ہندوستان کے بچاؤ کے انتظامات میں حصہ لے سکیں۔

... محمد امیر صاحب احمدی والد جناب ملک عطاء الرحمٰن صاحب ایم اے اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات آسام اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ "آپ بفضل خداوند کریم ایک کامیاب حکیم ہیں...... میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ... اپنے احمدی بھائیوں کو علی الخصوص اور عام خلق اللہ کو علی العموم خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ وہ طبیہ عجائب گھر کی خالص اور بے نظیر ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔ میری یہ تحریر درحقیقت اصلیت پر مبنی ہے۔ بفضل خداوند کریم ہم جہاں تک ممکن ہو۔ جھوٹی تعریفات اور مبالغہ آمیز باتوں سے بالکل ہی نفرت کرتے ہیں۔" یہ تعریف ایسے دوست کی طرف سے ہے۔ جن کو طبیہ عجائب گھر کی ادویات کا ذاتی طور پر تجربہ ہے ... ہے۔ یہ دراصل طبیہ عجائب گھر کی اس امتیازی خصوصیت کا نتیجہ ہے۔ کہ ادویات نہایت خالص اور اعلیٰ اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں۔ **پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش فاروق میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ والسلام۔

(خاکسار پرائیویٹ سکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرّب ادویہ

معجون مبارک — جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر

سفوف نور — جو انسداد نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت۔ پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد — باسمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت اعصابی کمزوری دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز انتفاق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی ۔ تولہ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط — یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لو۔ دو ہفتہ بعد دیکھو۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں کمی آ چکی ہو۔ اس کی تلافی اس سفوف کا کرشمہ ہے۔ اور جائز طور پر حبس امساک کا امر درست ہے۔ وہ اس سے یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں پہلے پژمردگی اور مایوسی تھی۔ وہاں بارونق و خوشنما چہرہ دکھائی دے گا۔ پرہیز شرط ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ — یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲ ؍ تفصیلات ... مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر — یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے۔ پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں ان کی ماتاؤں کو چاہیئے کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱ء؍

مذکورہ بالا ادویات ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔ علاوہ ازیں مرکبات مثلاً جوارش۔ جالینوس دوالمسک زمانی وغیرہ وعرقیات وخشک ادویات عمدہ مل سکتی ہیں۔

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر لالہ ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم رضی کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دکان سے

نرینہ اولاد گولیاں — کوئی ہے۔ جو نرینہ اولاد کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ یہ ایسا شیریں پھل ہے۔ کہ جس سے کسی کا بھی پیٹ نہیں بھرتا۔ امیر ہو یا غریب سب اس کے خواہاں ہیں۔ جن کے ہاں اولاد نرینہ نہیں۔ وہ تو ہر وقت اداس غمگین رہتے ہیں۔ اور جن کے ہے۔ وہ زیادہ کے خواہاں ہیں خاکسار نے حضرت استاذی امام قبلہ حضرت مولوی نور الدین اعظم رضی سے سیکھے ہوئے مجرب اور سریع التاثیر نسخے اس بیماری کے لئے تیار کئے ہوئے ہیں۔ جن کو کثرت سے لوگ استعمال کر کے گوہر بے بہا چاند جیسے بچے حاصل کر کے خوش و خرم خدا کا شکر بجا لا رہے ہیں۔ لہٰذا دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن کے ہاں نرینہ اولاد نہیں ہے وہ ہم سے جلد از جلد نرینہ اولاد گولیاں منگوا کر شروع حمل سے ہی استعمال کرا دیں۔ انشاء اللہ خوبصورت بچہ پیدا ہوگا۔ جو والدین کے لئے راحت قلب ہوگا۔ قیمت پوری خوراک جو چھ ماہ کے لئے ہے۔ مبلغ للعہ/ آٹھ روپے علاوہ محصولڈاک

حبّ مسان — اس کو سوکھا مسان شیخو خیت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس سے معدہ و جگر کمزور ہو کر بچہ روز بروز سوکھتا جاتا ہے۔ گردن باریک ہوتی جاتی ہے۔ رانوں اور چوتڑوں پر سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔ تمام بدن کا گوشت خشک ہو کر چمڑا ڈھیلا ہوتا جاتا ہے۔ دست جاری ہو جاتے ہیں۔ اور انتڑیوں کی سل ہو جاتی ہے۔ دودھ پیتا ہے۔ لیکن ہضم ہوئے بغیر نکل جاتا ہے۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ حبّ مسان اکسیر صفت ثابت ہو چکی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت یک صد گولی ایک روپیہ چار آنے (عہ/)

بچوں کی چونڈی — یہ چونڈی ذیل کی تمام بیماریوں کا تریاق ہے۔ سبز دست۔ سفید بدہضمی کے دست پیٹ کی ہر قسم کی خرابی۔ معدہ و جگر کی خرابی۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ بچہ کا منہ سے رالیں ڈالنا۔ کرم چمونہ کا ہونا۔ منہ کے اندر چھالے نکل آنا۔ تھوڑا تھوڑا چڑ کتے رہنا۔ پوری نیند نہ کرنا۔ سوتے ہوئے ڈر کر رو اٹھنا۔ اور روتے رہنا۔ اور سوکھتے جانا۔ ماں باپ اور گھر کے سب افراد کو بے آرام کرنا وغیرہ وغیرہ ان سب امراض کے لئے یہ چونڈی جادو اثر رکھتی ہے۔ نوٹ:۔ سبز دست بہت موذی بیماری ہے۔ اس کا فوری تدارک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ذرا سی سستی سے امراض شدیدہ کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ہماری تیار کردہ چونڈی ان تمام بیماریوں کا تریاق ہے۔ ایسے موقعوں پر ہمارے دواخانہ کی خدمات حاصل کریں۔ قیمت ایک شیشی ۸ ؍

گولڈن پلز — یہ گولیاں ان نوجوانوں کے لئے ہیں۔ جن کے پٹھے کمزور ہو چکے ہوں۔ معدہ۔ جگر۔ قلب خراب ہو گیا ہو۔ دل۔ دماغ۔ گردہ۔ مثانہ ضعیف ہو گئے ہوں۔ قوت کھو چکے ہوں۔ اعضاء رئیسہ مدد دینے سے انکاری ہو۔ ایسے وقت گولڈن پلز اکسیر صفت ثابت ہوئی ہیں۔ اس کے اجزاء میں ایک کشتہ سونا بھی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی تین روپے۔

تریاق سیلان الرحم — یہ نہایت موذی بیماری ہے۔ اسکو مستورات کی تندرستی۔ خوبصورتی کا گھن کہیں تو بجا ہے۔ اس سے مریضہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔ رنگت زرد۔ خون کم۔ چہرہ بے رونق۔ دل دھڑکتا ہے۔ طبیعت پژمردہ رہتی ہے۔ مریضہ ہمیشہ اداس غمگین رہتی ہے۔ چستی۔ چالاکی جاتی رہتی ہے۔ خوشی و سرور مٹ جاتا ہے۔ کسی کام کو جی نہیں چاہتا۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ قبض رہنے لگتی ہے۔ ایام ماہواری میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔ رحم کمزور ہو کر حمل قرار نہیں پاتا اور اولاد سے محرومی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ہمارا تریاق سیلان الرحم اکسیر صفت ہے۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا سب شکایت جاتی رہتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک تین روپیہ۔ (آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول رضی دواخانہ معین الصحت قادیان